رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اُس مَہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسُبحان الّذی اخزی الاعادی

ایڈیٹر و پروپرائیٹر عاجز قاسم علی عفی اللہ عنہ

بدر

دارالامان قادیان

جلد اوّل | ۲۵۔ نومبر سنہ ۱۹۱۵ء مطابق ۱۷۔ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۴ھ یوم پنجشنبہ از قادیان دارالامان | نمبر (۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ جماعت کے عقائد

۱۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ کوئی شخص اسکی صفات یا اس کے اسماء یا اس کی عبادت میں نہ شریک ہو سکتا ہے۔ ۲۔ ملائکہ کا وجود برحق ہے۔ ۳۔ خدا تعالےٰ قدیم سے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیئے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی مبعوث فرماتا رہا ہے اور ہم سب نبیوں کی صداقت کے قائل ہیں جن نبیوں یا کتب کا قرآن کریم میں ذکر ہے اُن پر فرداً فرداً اور جن کا ذکر نہیں اُن پر بحیثیت مجموعی ایمان رکھتے ہیں۔ ۴۔ ہماری کتاب قرآن کریم اور ہمارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم النبیین ہیں۔ ۵۔ الہام کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے اور ہمیشہ کھلا رہیگا۔ خدا تعالیٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی جیسا وہ پہلے بولتا تھا اب بھی اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہے اور کرتا رہیگا۔ ۶۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر حق ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے اور دعاؤں سے عظیم الشان امور حل ہو سکتے ہیں۔ ۷۔ بعث بعد الموت کے ہم قائل ہیں اور ہمارا یقین ہے کہ دوزخ و جنت اپنی تمام کیفیات سمیت جو قرآن کریم و احادیث میں مذکور ہیں حق ہیں۔ اور یہ کہ حشر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفیع ہونگے۔ ۸۔ ہمارا یقین ہے کہ جس شخص کی آمد کی انبیائے سابقین نے مختلف نامونسی خبر دی تھی اور قرآن کریم نے سورہ جمعہ میں وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ الخ میں جسکی آمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ فرمایا ہے اور جس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح نبی اللہ اور مہدی رکھا ہے وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں اور آپکے سوا کوئی اور شخص مسیح موعود نہیں۔ ۹۔ ہمارا یقین ہے کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے جسکے بعد کسی اور نئی شریعت کی قیامت تک ضرورت نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے کمالات کے جامع ہیں۔ اور آپکے بعد کوئی شخص سوائے آپکی کامل اطاعت اور آپکی شاگردی کے اعلیٰ کمالات حاصل کرنے سے اگ ہے نہ تو مومن بھی نہیں ہو سکتا پس ہم اس بات کے ہرگز قائل نہیں کہ اس اُمت کی اصلاح کیلئے کوئی شخص پچھلے نبیوں میں سے دوبارہ اس دنیا میں بھیجا جائے کیونکہ اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ میں کمزوری ماننی پڑتی ہے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں (نعوذ باللہ) اتنی طاقت نہیں کہ اپنی اُمت کی خود اصلاح کر سکیں اور دجالی فتنہ کو دور کر سکیں؟ پس کیا ضرورت ہے جو دوسرے نبی کو مدد کیلئے بلایا جائے۔ لہٰذا ہمارا یہ یقین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے ہر آپکے ہی فیض اور قوت قدسیہ کے اثر سے ایک شخص نبوت کا درجہ پا سکتا ہے اور آپکے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو کوئی نئی کتاب لائے یا جس نے نبوت کا درجہ براہ راست بلا اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پایا ہو نہ یہ پرانا۔ کیونکہ اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تامہ کاملہ کی ہتک ہے۔ اور یہی ختم نبوت کے معنے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ایک طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا اور دوسری طرف آنیوالے مسیح کو نَبِیُّ اللّٰہ کہکر یاد فرمایا ہے جسکے مطابق ہمارا ایمان ہے کہ اُمت محمدیہ میں سے ایک شخص (مسیح موعود) نے اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں درجۂ نبوت حاصل کیا ہے۔ ۱۰۔ ہم معجزات انبیاء کے قائل ہیں جن کا اصل نام قرآن کریم کے محاورہ کے مطابق آیات اللہ ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے جلال کے اظہار اور اپنے مرسلوں کی صداقت کے اثبات کے لیئے اپنے رسول کے ہاتھ پر ایسے نشان دکھاتا ہے جو انسانی طاقت سے بالا ہوتے ہیں۔ ۱۱۔ مسیح ناصری علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور وہ بے باپ پیدا ہوئے تھے۔ ۱۲۔ مسیح موعود ہی مہدی معہود ہے ۱۳۔ مثیل موسیٰ مثیل عیسیٰ جیسے رسول کریم موسیٰ کے افضل اور مثیل مسیح یعنی مسیح موعود مسیح سے افضل مسیح موعود کے انکار کا وہی نتیجہ ہے جو دوسرے انبیاء کے انکار کا۔

ہدایات ۔ ۱۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز قطعی حرام ہے۔ ۲۔ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا بھی درست نہیں۔ ۳۔ غیر احمدیوں کو لڑکی کا رشتہ دینا بھی منع ہے۔ ۴۔ خلیفۂ وقت کی بیعت ضروری ہے۔ ۵۔ ضروریات سلسلہ کے لیئے حسب حیثیت چندہ دینا واجب ہے۔ ۶۔ سلسلہ کا مرکز مدینۃ المسیح قادیان ہے۔

الفاظ بیعت حضرت خلیفۂ ثانی

۳ بار
اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہٗ ورسولہ

مَیں آج محمود کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں اور اپنی تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں گا شرک نہیں کرونگا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنیکی کوشش کرتا رہونگا۔ قرآن کریم اور احادیث کے پڑھنے پڑھانے یا سُننے میں کوشاں رہوں گا۔ تبلیغ اسلام کو اپنا اعلیٰ فرض خیال کرونگا۔ جو نیک کام تم مجھے بتاؤ گے انمیں ہر طرح تمہارا فرمانبردار رہوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے سب دعاوی پر ایمان رکھوں گا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۔ ۳ بار

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ ۳ بار

اے میرے رب مَیں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مَیں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اور بعد ازاں دعا کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تختگاہ خلافت

ایوان خلافت

حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی ہفتہ بفضلہ تعالےٰ اچھا رہی اور حضور نگرانی ترجمۃ القرآن میں زیادہ تر وقت لگتے رہے۔

خاندان

حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا معہ دیگر صاحبزادگان کی بخیریت ہیں۔

خلافت اولیٰ

عبدالحی مرحوم کی تعزیت کے لئے اکثر احباب دور دور سے آئے والدہ ماجدہ مرحوم نے نہایت صبر و استقلال سے اس صدمہ کو برداشت کیا۔ سارا خاندان خیریت سے ہے اور تحمل و صبر سے راضی برضا الٰہی ہے اور نیز مرحوم کی والدہ صاحبہ کے نام جس کثرت سے تعزیت نامے بیرونی احباب کے آئے ہیں ان سے پایا جاتا ہے کہ تمام قوم نے اس صدمہ عظیمہ کو نہایت جانکاہ تصور کیا ہے محترمہ فرماتی ہیں کہ سب خطوط کا جواب فرداً فرداً مشکل ہے اسلئے جملہ صاحبان کی ہمدردی کا بذریعہ اخبار میری طرف سے شکریہ ادا کیا جائے کہ اللہ تعالےٰ انکو جزا خیر دے جنہوں نے اس موقعہ پر دلی خلوص اور سچی ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ اور اس کو ہی تمام خطوط کا جواب سمجھا جائے

نانا جان

گذشتہ ہفتہ بعارضہ دردِ قولون علیل تھے اور کچھ حرارت بھی تھی۔ اب خدا کے فضل سے بخیریت ہیں اور مسجد مبارک میں نماز جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔

آمدِ مہمانان

منشی غلام قادر صاحب نقشہ نویس امرتسر سے منشی فرزند علی صاحب و بابو نور محمد صاحب فیروز پور سے میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن پانی پت سے۔ مبارک اسمٰعیل صاحب بی اے میاں عبداللہ خان صاحب خلف نواب محمد علیخان صاحب معہ چند دیگر کالیجیٹس و مرزا حسین بیگ صاحب لاہور سے حافظ روشن علی صاحب مالیر کوٹلہ سے چوہدری غلام احمد خان صاحب کاٹھ گڈھ سے بابو نور الدین صاحب نقشہ نویس راولپنڈی سے منشی قدرت اللہ صاحب سوداگر چوہدری کریم بخش رائے پور سے منشی عبدالکریم بٹالہ سے

سلسلہ کی خبریں

درخواست دعا

اخی ام چوہدری مولا بخش صاحب بھٹی سیالکوٹی کی اہلیہ بہ نسبت سابق کے اب اچھی ہیں احباب سے ان کی مکمل صحت کے لئے ایسا ہی بابو محمد امین صاحب کلرک لاہور کی اہلیہ بیمار ہیں ان کے لئے بھی ایک احمدی شیر محمد نامی سخت ابتلاء میں مبتلا ہیں انکی رہائی کے لئے چوہدری نذر محمد خان صاحب ڈیرہ غازیخان میں اپنی خوشدامن کے انتقال سے ایک ابتلا میں ہیں اس ابتلاء سے نجات پانے کے لئے۔ اخی ام شیخ فضلحق صاحب ریلوے گارڈ کی ملازمت تخفیف میں آگئی ہے انکے لئے حصول ملازمت کے لئے خانصاحب محمد ایوب خان صاحب رسالدار میجر و محمد عمر دراز خانصاحب کوتہ دفعدار کی سروس فیلڈ سے بصحت و سلامتی واپسی کے لئے منشی محمد عثمان صاحب ہیڈ کلرک فیمین لاہور کی مشکلکشائی کے لئے درخواست ہے کہ احباب درگاہ باری میں دعا کریں اور ثواب پائیں۔

جنازہ غائب

عبداللہ خلف منشی مہرالدین صاحب گرداور کی اہلیہ اور ملک سراج الدین صاحب سمبھڑیال کی دختر فوت ہوگئی ہے احباب جنازہ غائب پڑھکر اجر حاصل کریں۔

بنگہ ضلع جالندھر سے میاں رحمت اللہ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ درخواست کرتے ہیں کہ اضلاع جالندھر۔ لدھیانہ انبالہ۔ ہوشیارپور۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ لاہور کے احمدی قوم ارائیں اپنے اپنے پتہ لکھکر بھیجدیں تاکہ ناطہ رشتہ کے لئے آسانی ہو جاوے۔

امیر پیغام مولوی محمد علی اور ان کے رفقاء کی آمد کے متعلق دو واقعات جو بعد میں الہام ہونے سے رہ گئے تھے۔ جو یہ ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب کی ایک بڑھیا ساس ہے۔ جس نے نہایت محنت و محبت سے انکی پہلی مرحومہ بیوی کی خورد سالہ بچی کو پالا ہے اب جو لڑکی نے ہوش سنبھالا۔ تو اس بڑھیا کو مولوی صاحب کی سرکار سے نکالدیا گیا ہے اور وہ یہاں قادیان میں ہے مولوی صاحب کے آنے پر وہ دُہائیں مار مار کر زار زار روئی مگر اس رحیم انسان کا دل نہ پسیجا نہ پھیجا اور ساتھ لیجانے پر راضی نہ ہوئے۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ کسی نے انکے قافلہ میں سے کہا قاسم علی آرہا تھا ہمیں دیکھکر اسنے راستہ بدل لیا۔ کسی نے پوچھا میر قاسم علی تو ایک رکن اعظم نے کہا میر قاسم علی اسپر ایک فرمائشی قہقہہ پڑا جس میں مرزا یعقوب بیگ صاحب کی آواز نمایاں تھی۔ شائد اسوقت حقیقی مہر ساتھ نہ ہونگے اگر تھے تو بہت شرمندہ ہوئے ہونگے کاش یہ لوگ سوچتے کہ کہیں لفظ مہر پر ہنسی کرکے دراصل اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب کی تضحیک تو نہیں کر رہے کیونکہ لفظ مہر حقیقتاً حضرت امیر پیغام کا خاندانی ٹائٹل ہے جو بلا وجہ مستحق سے چھین کر انکے منہ پر ہی غیر مستحق کو دیا جاتا ہے یہ ہی ناظرین اس مہذب پارٹی کے اخلاق فاضلہ بہرحال ہم مولوی محمد علی صاحب کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے اور اپنے حاشیہ نشینوں کے حال پر رحم کرکے ایسی بیہودگیوں سے انکو روکیں اور فاروق کی قلم کو جنبش نہ دلائیں۔ ہم اسوقت تک باوجود مولوی صاحب کی زبان و قلم سے ناروا حملے دیکھنے کے کہ جو پیغام کے کالموں اور اہل پیغام کے لکھنے سے ان کی زبان پر آجاتے ہیں۔ زیر فرمان اپنے امام حضرت سیدنا فضل عمر خلیفۃ برحق کے درگذر کر رہے ہیں اسلئے پھر نوٹس دیتے ہیں کہ امیر قوم کی امارت میں اگر کچھ زور ہے تو وہ جلد سے جلد رگ جائے اور روکدی ورنہ مجبوراً ہمکو عفا سے اصلاح ہوتی نظر نہ آئی تو مثلہا پر عمل کرنا پڑیگا پھر شکایت نہ ہو۔

فاروق کے لئے تین خریدار

لاہور سے ایک دوست نے چندہ اخبار عطا فرمایا ہے اور ساتھ ہی یہ لکھا ہے کہ میں اخبار پڑھنے کا عادی نہیں ہوں اسلئے ہمنے یہ مناسب سمجھا ہے کہ اس عطیہ کے دو اخبار جاری کئے جائیں اس طرح کہ دو ایسے غیر مستطیع احباب درخواست کریں جو سالم چندہ اخبار ادا نہیں کر سکتے صرف نصف چندہ عیسوی کس ادا کر دیں تو سال بھر تک انکے نام اخبار جاری رہیگا اور ایک محب نے عہد دیا ہے تاکہ کسی اسلامیہ مدرسہ کے طالب علم کے نام جو غیر احمدی ہو۔ اخبار جاری کیا جائے۔ سو ایسا طالب العلم صرف ۱۲ محصول ڈاک کے بھیجدے تو اسکے نام [illegible] تک فاروق جاری رہیگا۔ نیز یہ درخواستیں دفتر فاروق میں ہفتہ کے اندر پہنچ جائیں۔

خوشخبری

جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے گذشتہ ایام میں جو مبلغین کے جانے پر غیر احمدیوں کی ایک جگہ احمدیہ جلسہ کیلئے لی تھی اور پھر ان عہد شکنوں نے اپنی جگہ میں جلسہ کرنیسے روکدیا تھا غیرت سے کام لیکر ارادہ کیا تھا کہ ایک احمدیہ ہال بنایا جائے جو احمدیہ جلسوں کے واسطے کام آسکے سو الحمدللہ کہ اس ہال کے لئے ایک رقم کثیر صرف کرکے عین موقعہ پر اسٹیشن ریلوے شہر سیالکوٹ کے قریب زمین خرید لی ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ جلد تر ہال کی تعمیر بھی شروع ہو جائیگی اللہ تعالیٰ آمیں حصہ لینے والوں کو اجر عظیم عطا فرمائے اور تمام ضروری سامان تعمیر مہیا فرمائے مفصل حالات آئندہ انشاء اللہ لکھے جائینگے جس سے پیام کے نامہ نگار کی خوشی مبدل بہ رنج ہو جائیں گے انشاء اللہ۔

قواعد فاروق

یہ پرچہ ہفتہ وار ہر جمعرات کو ۱۲ صفحے پر شائع ہوتا ہے قیمت سہ ماہی کم از کم استطاعت احباب سے تین اقساط میں چار روپیہ کا چندہ ایک ایک روپیہ کرکے لیا جاتا ہے خریداری میں سبقت کرو ایک روپیہ چار ماہ کا کچھ بھی نہیں۔ مینیجر فاروق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فاروق

قادیان دارالامان - مورخہ ۲۵- نومبر ۱۹۱۵ء

سالانہ جلسہ اور ہمارے فرائض

انبیاء علیہم السلام کی صداقت کے لئے علاوہ اور ہزاروں دلائل کے ایک زبردست دلیل اور نشان یہ بھی ہے کہ وہ جس کام کی بنیاد اور ابتدا اپنے مبارک ہاتھوں سے کرتے ہیں وہ کام بتدریج ایسی پختہ اہمیت اور استحکام پکڑتے جاتے ہیں کہ جب تک منشائے ایزدی کے ماتحت وہ مقصد اور غرض جسکے لئے وہ بنیاد رکھی گئی۔ پایہ تکمیل کو نہیں پہنچتا۔ تب تک دنیا میں خواہ کیسے ہی تباہ کن تغیرات اور زمین کو ہلا دینے والے زلازل کیوں نہ آویں۔ نبی کے بنا کردہ امور کو متزلزل نہیں کر سکتے ؛

سابقہ انبیاء علیہم السلام کے واقعات کو میں کہاں تک بطور نظائر کے دہراؤں۔ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بنا کردہ کاموں کو ہی لے لو۔ کہ ایک بتکدہ جسمیں ۳۶۰ بتوں کی پوجا پاٹ جیسے خطرناک شرک کے علاوہ اور ہزاروں قسم کی بدیوں کے ارتکاب کے لئے مشرکین اور کفار کے سالانہ اجلاس ہوتے تھے۔ وادی غیر ذی زرع میں سے خدا کا ایک برگزیدہ تمام دنیا کی اصلاح کا بیڑا اُٹھا کر اپنے سالانہ اجلاس کے لئے اگر کوئی مال یا مکرہ اور صدر مقام مناسب اور موزون تجویز فرماتا ہے۔ تو یہی بتکدہ۔ جہاں خدائے ذوالجلال واکرام کی پرستش ایک کبیرہ گناہ اور قابل کشتنی خیال کی جاتی تھی۔ اور جو مقام دنیا کے لوگوں کے لئے باوجود نزدیک ہونے کے بہت دور اور دشوار گذار تھا۔ اور جہاں کبھی کسی کو خدا پرستی کا وہم بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ پھر اسکو صرف تجویز ہی نہیں کرتا۔ بلکہ اپنی چھین حیات میں ہی اس بتکدہ میں واحد لاشریک کی عبادت کا نظارہ دیکھ لیتا ہے۔ بلکہ اب تیرہ سو سال کا طول طویل عرصہ گذر چکا ہے کہ وہ سالانہ اجلاس جو اس مقدس انسان نے مقرر فرمائے تھے بغیر کسی قسم کے جدید نوٹس اور ایجنڈوں اور تحریکوں اور اپیلوں کے ممبران انجمن اسلام ہر سال جوق در جوق وہاں اکٹھے ہو کر منعقد کرتے ہیں

اسی اصول پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک سالانہ اجلاس مقرر فرمایا۔ اور اس کا صدر مقام بھی قادیان ہی تجویز فرمایا۔ جہاں مسیح موعود کی تشریف آوری سے پیشتر تقریباً ویسی ہی کیفیت تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے مکہ کی تھی۔ کیونکہ قادیان اور اسکے گرد و نواح میں سکھ اور ہندو کثرت سے آباد ہیں۔ اور جو نام کے مسلمان ہیں بھی۔ وہ بھی انہی کے رنگ میں رنگین۔ پس ایسے مقام پر صرف خدا کے لئے کسی مہذب اور مذہبی اجتماع کا ہونا "خیال است ومحال است وجنون" کا مصداق تھا۔ مزید برآں قادیان کی آمد و رفت میں یکوں کے دھکے اور گرد وغبار کی مار نے تو مکہ کی طرح قادیان کو باوجود نزدیک ہونے کے دور بنا رکھا تھا۔ غرضیکہ شرفا اور علم دوست لوگوں کے لئے کوئی چیز بھی دلچسپی پیدا کرنے والی موجود نہ تھی مگر ؎

وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

مشیت ایزدی جسکو چاہتی ہے اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیتی ہے۔ واللہ یختص برحمتہ من یشاء ؛

اس پرخطر زمانہ میں جبکہ چاروں طرف طاعون و زلازل اور قحط اور لڑائیوں نے دامنِ موت پھیلا رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی وقت کا صدر مقام تجویز فرمایا تو اسی گمنام بستی قادیان ہی کو تجویز فرمایا اور اگر دارالامان بنانا چاہا تو قادیان ہی کو اور اگر بروز ارض حرم کی ضرورت پڑی یعنی جہاں سالانہ اجلاس ہوں تو قادیان ہی کو۔ اسی لئے اپنے مسیح کی زبانی کہلوایا ؎

زمین قادیاں اب محترم ہے ؛ ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

ہجوم خلق میں صاف اشارہ فرما دیا کہ اب اگر کوئی ہجوم خدا کا پسندیدہ اور مقبول ہو سکتا ہے تو وہ قادیان میں ہی ہوگا۔ پھر یاتیک من کل فج عمیق یاتون من کل فج عمیق میں قادیان کی ترقی اور عروج کی طرف اشارہ ہے کہ دور دور سے لوگوں کا اجتماع یہیں ہوگا سو ضروری تھا کہ پیارے مسیح کا پیارا قول پورا ہو کیونکہ جو کچھ مسیح نے کہا ان ھو الا وحی یوحیٰ کے ماتحت خدا کا منشاء اور ارادہ ظاہر کیا ؛

پس یہی وجہ ہے کہ قادیان کے سالانہ جلسہ کی اہمیت اور فرضیت احمدی جماعت میں اسقدر قرار پا گئی ہے کہ مکہ معظمہ کے سالانہ اجلاس کیطرح اس اجلاس کے لئے بھی ایجنڈوں اور اپیلوں وغیرہ کی چنداں ضرورت نہیں رہتی مگر احمدی جماعت ہر سال پچھلے سال سے زیادہ تعداد میں آجاتی ہے۔ جن احباب کو ہر سال سالانہ جلسہ دیکھنے کا موقعہ ملتا رہا ہے وہ اس مسلسل ترقی کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں گذشتہ سال جبکہ چند ایک برگشتہ لوگوں کی وجہ سے یہ خیال پیدا ہو سکتا تھا کہ یہ تفرقہ اور فتنہ کے اور پھر جماعت میں سے بعض کی علیحدگی سے سالانہ جلسہ میں لوگ نسبتاً کم آوینگے۔ مگر اے خدا قربانت شوم کہ تو نے پھر ایک قدرت کا ہاتھ دکھایا اور باوجود پیغامیوں کی پرچہ بازی اور اشتہار بازی کے جو اسٹیشنوں پر گئی۔ اور باوجود پیغامیوں کی ہر قادیان آنے والے کی خدمت میں لجاجت اور منت و سماجت کرنے کے کہ "لاہور اترو" برادران ملت اسی سابقہ تڑپ اور اسی ذوق وشوق سے براہ راست قادیان ہی چلے آئے۔ اور خدا کے پسندیدہ صدر مقام کے دشمن ناکام و نامراد رہے۔ الحمد للہ ؛

میرے دوستو! میں اگر اسجگہ آپکے سامنے وہی پرانی رٹی رٹائی رام کہانی چھیڑوں جس کا چھیڑنا سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ کے فرائض میں داخل ہے کہ آپ صاحبان سالانہ جلسہ کے اخراجات کے متعلق ابھی سے کوئی بندوبست اور فکر کرنا شروع کریں۔ کیونکہ فنڈوں کی مالی حالت بہت کمزور ہے تو اس قسم کی تحریک کرنے سے میں اپنے وجدان کے مطابق آپکے جذبات اور جوش کی توہین کا مرتکب ہوں گا۔ کیونکہ صدر مقام کے فنڈ سے انفرادی اور مجموعی طور پر تمام جماعت کا تعلق ہے۔ اور اس تعلق کی بنا پر ضروری ہے کہ تمام جماعت یہاں کے فنڈوں کے مد و جزر سے بخوبی آگاہ ہو۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ ماہ قبل منشی ہاشم علی صاحب گرداور نے حسب معمول جلسہ سالانہ کے مصالحہ وغیرہ کا خرچ اپنے ذمہ لگا لیا ہے اسی طرح انشاء اللہ اور کوئی بزرگ اٹھیگا تو وہ چاولوں کا خرچ لے لیگا۔ اور کوئی آٹے کا۔ کوئی گوشت کا۔ اور کوئی گھی کا۔ اور کوئی ایندھن وغیرہ کا۔ غرض یہ تو اپنا کام ہے خود ہی مہمان اور خود ہی میزبان ہیں۔ انشاء اللہ یہ اخراجات تو آپسمیں دوستوں کی تھوڑی سی ہمت سے جلد تر تقسیم ہو جانے کی اُمید ہے۔ بلکہ میں تو تمام بھائیوں کی توجہ ان اغراض اور مقاصد کیطرف منعطف کرانا چاہتا ہوں۔ جن کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کی بنیاد قائم کی کہ آپسمیں تعارف۔ تعلقات باہمی کا استحکام۔ مودت اور محبت سلسلہ احمدیہ کی بہبودی اور ترقی کے ذرائع اور وسائل بہم پہنچانا بزرگان ملت خصوصاً امام وقت کے واجب التعمیل ہدایات اور پند و نصائح سے استفادہ اٹھانا وغیرہ وغیرہ۔

پس ہم اگر ان اغراض اور مقاصد کو لیکر جمع نہیں ہوتے یا انکو پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو پھر ہمارا جمع ہونا عبث ہے۔ باہمی تعلقات اور مودت و محبت تو یہاں میں جول میں ہو ہی جائیگی۔ سب سے زیادہ اہم اور ضروری مقصد اور غرض سلسلہ احمدیہ کی بہبودی اور ترقی کے ذرائع اور وسائل کا بہم پہنچانا ہے۔ ان مقاصد کی تجویز کے لئے صدر انجمن احمدیہ اور انجمن ترقی اسلام مقرر ہیں۔ جو بزیر نگرانی

(باقی صفحہ ۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام اپنے فرائض کو کماحقہ ادا کر رہے ہیں۔ مگر ہم ان مقاصد کی تکمیل میں ان انجمنوں کا جس طرح ہاتھ بٹا سکتے ہیں یا بٹا رہے ہیں۔ وہ مالی اور جانی امداد ہے ٭

یہ کون نہیں جانتا کہ اسوقت ہمارے سامنے تمام دنیا میں احمدیت کی اشاعت اور حقیقی اسلام کے منور چہرہ کو دنیا پر روشن کرنا ہے کہنے کو تو یہ صرف دو جملے ہیں۔ مگر حقیقتاً یہ بہت ہی بڑا کام ہے اور اس کام کی سرانجام دہی پر خدا تعالیٰ نے ہماری جماعت جیسی عاجز اور کمزور اور قلیل جماعت کو محض اپنے فضل و کرم سے انتخاب فرمایا ہے۔ سو یہ اتنا بڑا فضل ہے۔ کہ اسپر جتنا بھی شکریہ الٰہی ادا کریں تھوڑا ہے۔ میرے دوستو! یقیناً یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ اُن کمزوروں کی جو اس کی راہ میں مردانہ وار مجاہدہ کرتے ہیں۔ ضرور ہی مدد فرماتا اور ایسی مخفی در مخفی راہوں سے عون و نصرت بھیجتا ہے کہ جن کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ پس آپ اگر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور افضال و اکرام کے جاذب بننا چاہتے ہیں تو مجاہدہ اختیار کرو۔ مجاہدہ یہی کہ آپ صاحبان میں سے ہر ایک خواہ وہ ملازم ہے یا تاجر۔ جوان ہے یا بوڑھا۔ مرد ہے یا عورت مبلّغ بنے۔ جہاں کہیں موقعہ ہو۔ خویش و اقارب میں۔ بیگانوں اور بیگانوں میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں عیسائیوں اور آریوں میں غرضیکہ تمام ممکن الحصول سوسائٹیوں میں مسیح موعود کا نام اور کام پہنچائے۔ اور خوب کھول کھول کر سنائے۔ یہی حقیقی اور جانی مجاہدہ ہے ٭

پھر دوسرا مجاہدہ مالی ہے۔ یہ مجاہدہ بھی اگر بنظر تعمق دیکھا جائے تو جانی مجاہدہ ہے۔ اپنے نفس کو اپنے بال بچوں کو اور اپنے دیگر ضروریات کو اس وقت دین پر قربان کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت ہمارا محسن اور مکرم اسلام۔ بیکس اور بے یار و بے زر فقیر کی طرح کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ اسکے احسان اور انعام جو ہم پر ہیں ان کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنے پیٹ کو بھوکا رکھ کر اپنے بچوں اور بیوی کو بھوکا رکھ کر اور اپنی دیگر ضروری سے ضروری ضروریات کو بالائے طاق رکھ کر ایکبار سب ملکر اسکی خدمت میں آمادہ اور آمادہ ہو جائیں۔ اور واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کے مطابق تمام جماعت ملکر دین کے رسہ کو جسے مخالفین اپنی طرف کھینچے جا رہے ہیں۔ اپنی طرف کھینچ لیں۔ اسطرح کرنے سے انشاء اللہ ہم ضرور ہی کھینچ لینگے کیونکہ مخالفین تعداد میں گو کثیر ہیں۔ لیکن منتشر اور تائید الٰہی سے خالی ہیں۔ اور ہم تعداد میں قلیل مگر بفضل خدا ایک زندہ قوم اور دین کے لئے کچھ قربان کر کے فضل الٰہی ساتھ لئے ہوئے ہونگے ٭

پس اسوقت ہمارا فرض اور اہم فرض ہر دو انجمنوں کی مالی امداد ہے۔ اس کے لئے آپ لوگ جسقدر بھی کوشش کر سکتے ہیں کریں دونوں انجمنوں نے بڑے بڑے عظیم الشان کاموں کی سرانجام دہی کا بیڑا اٹھایا ہے۔ مثلاً صدر انجمن نے ہائی اسکول۔ مدرسہ احمدیہ۔ لنگر خانہ۔ شفاخانہ اور تبلیغ وغیرہ۔ اور انجمن ترقی اسلام نے ولایت مارلیشس۔ تمام ہندوستان میں تبلیغ اور ابھی جاپان اور چین وغیرہ ملکوں میں بھی تبلیغ کا سلسلہ چلانے کا ارادہ ہے پھر مینارۃ المسیح جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود نے رکھی تھی وہ بھی اب انشاء اللہ بپایہ تکمیل کو پہنچا چاہتا ہے۔ چنانچہ آپ لوگ جلسہ پر دو اور منزلیں مینار کی طیار شدہ دیکھ لوگے۔ پھر بہت ہی بڑا کام قرآن کریم کے انگریزی اور اردو ترجمہ کی اشاعت جس کے لئے بہت سے روپے کی ضرورت ہے۔ اور انگریزی ترجمہ کا پہلا پارہ کی آپ انشاء اللہ جلسہ پر زیارت کر لینگے۔ غرضیکہ یہ سب امور اس وقت تمام جماعت کی متفقہ مالی کوشش کو چاہتے ہیں ٭

پس ان سب امور کے سلجھانے اور ذرائع سوچنے کے لئے یہ سالانہ جلسہ ایک نہایت ہی عمدہ موقعہ ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ دنیا میں اعلیٰ سے اعلیٰ قوم سے لیکر ادنیٰ سے ادنیٰ قوم کو دیکھ لو تو تمام قوموں اور مذہبوں کے بانیوں نے قومی اجتماع کے لئے ایک نہ ایک دن ضرور ہی رکھا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قوموں کی ترقی کے بڑے بڑے ذرائع میں سے ایک یہ ذریعہ بھی ہے کہ قوم کا ایک مرکز ہو۔ اور وہاں پر تمام قوم کم از کم سال میں ایکمرتبہ جمع ہو کر تبادلہ خیالات اور تعارف باہمی سے قومی برادری کو وسیع کرنے کا موقعہ حاصل کرے۔ پس اس اصول پر بھی ہمارے لئے تو بہت ہی ضروری ہے کیونکہ ہم ہی اس وقت ایک ایسی قوم ہیں۔ جنھوں نے اپنی آبائی و اجدادی قوم سے مسیح موعود علیہ السلام کے تعلق کی بناء پر بالکل قطع تعلق کر دیا ہے۔ نہ نماز کے نہ جنازہ کے نہ شادی و غمی کے تعلقات ان سے رہے۔ غرضیکہ جملہ لوازمات زندگی کے لئے کسی سے تعلق رکھنے کے ضروریات ہوتے ہیں وہ سب کے سب اب اپنی جماعت میں محدود ہو گئے ہیں۔ اور اب احمدیت کے دائرہ میں رہکر غیر احمدیوں سے مل بیٹھنے کی کوئی صورت بھی نہیں رہی۔ اور یہی ایک قوم کی ترقی اور حفاظت کا راز ہے۔ مبارک وہ جو سمجھے۔

جن لوگوں نے نادانی سے مسیح موعود کی خاطر بیگانوں سے تعلق قطع نہیں بلکہ بیگانوں کی خاطر بیگانوں سے توڑنا بہتر سمجھا۔ ان کا حشر دیکھ لو۔ کیا وہ اسوقت کوئی قوم کہلانے کے مستحق ہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ تو مذبذبین بین ذلک کے مصداق ہو رہے ہیں وہ بیچارے نہ بیگانے کہلا سکتے ہیں اور نہ یگانے ٭

پھر آپ لوگوں سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ اسوقت فتنہ پردازوں کے فتنہ سے زیادہ تر وہی لوگ آلودہ ہوئے ہیں جو یا تو قادیان میں ہی کم آنے نہیں یا بیگانوں سے تعلقات اسقدر وسیع کر رکھے تھے کہ ان تعلقات کے مقابل احمدیوں سے تعلق شاذ کے طور پر تھا۔ اسی ایک ہی نکتہ سے بیغامیوں کی نیت بخوبی کھل جاتی ہے کہ انہوں نے خدا کے مقرر کردہ صدر مقام قادیان کو لاہور سے بدلکر الاستبدلون الذی ھو ادنیٰ بالذی ھو خیر کا نظارہ دکھلایا۔ وہ جانتے تھے کہ اگر قادیان ہی مرکز قائم رہا تو احمدی جماعت حسب معمول ترقی کرتی جائیگی۔ اسلئے انہوں نے ایک اور مرکز کی تجویز کر کے چاہا کہ کسی طرح یہ مرکز ٹوٹ جائے مگر جس مرکز کو خدا مستحکم اور مضبوط چٹان کیطرح بنانا چاہے اس کو کون توڑ سکتا ہے۔

پس میرے دوستو اور بھائیو۔ مبارک ہو تمہیں کہ خدا نے تمہارے لئے صدر مقام وہ تجویز کیا ہے جو ابد الآباد تک پھلتا اور پھولتا رہیگا۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں سے آخری زمانے میں اسلام کی ترقی اور عروج مقدر ہو چکا ہے۔ اور یہی وہ مبارک مقام ہے جسے بروز مکہ اور مدینہ ہونے کا فخر حاصل ہے نادان دشمن چاہتا ہے کہ اسکو نابود ہوتا دیکھے۔ مگر خاکش بدہن وہ دن آتا ہے کہ اسکی ترقی اور عروج کو دیکھ کر اس کا جگر پاش پاش ہو گا حسد اور بغض کی آگ میں وہ جل جل کر راکھ ہو گا وہ دن قریب ہے کہ یاتیک من کل فج عمیق ویاتون من کل فج عمیق کے الہام کے مطابق قادیان کی پختہ سڑکیں بھی انشاء اللہ ماہوار مرمت ہوا کرینگی۔ مگر نہایت ہی خوش قسمت اور مبارک ہیں وہ لوگ جن کے وجود سے خدا کے مقدس نوشتے پوری ہوتے ہیں

پس چاہیئے کہ تمام بھائی اس خیال سے بھی کہ خدا کا نوشتہ پورا کریں اور اس لحاظ سے بھی کہ قادیان میں جانا موجب ازدیاد ایمان اور استحکام یقین ہے اور اس خیال سے بھی کہ سالانہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار ہے۔ اور اس خیال سے بھی کہ ایک دفعہ اپنی سب برادری میں اپنے گھر یعنے قادیان کی چار دیواری میں مل کے بیٹھیں۔ اور بالآخر اس خیال سے بھی کہ دشمن اپنی کوشش میں ناکام رہے۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی ضرور کوشش کریں اور ساتھ ہی جلسہ سالانہ کے مقاصد اور اغراض کی تکمیل کے لئے بھی کمربستہ ہو کر آویں۔ اور اپنے قلوب اور دماغوں اور سینوں کو قادیان کے چشمۂ صافی سے علوم و عرفان حاصل کرنے کے لئے طیار اور آمادہ کر کے آویں۔ اور سب سے عظیم الشان نعمت جو اس وقت سوائے ہمارے اور کسی قوم کو دنیا میں حاصل نہیں زندہ امام وقت کی پیش امامت میں مقام محمود پر حاضر ہو کر اسلام کے فتح و ظفر اور عروج و ترقی کے لئے دعائیں کرنا ہے۔ پس آؤ دوستو! اس موقعہ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر نوٹ

پنجابی جاٹوں کی تعداد

پنجاب میں ہندو مسلمان اور سکھ جاٹوں کی آبادی ۸۶۳،۹۴۴،۴ نفوس یعنی کل آبادی کی ۲۰ فیصدی سے زیادہ ہے ۔

سکھ جاٹوں کی تعداد ۱۶۱۹۲۷۲ یعنی کل سکھ آبادی ۵۶ فی صدی سے زیادہ ہے ۔

مسلمان جاٹوں کی تعداد ۲۲۷۴۵۹۶ یعنی کل مسلمان آبادی کا ۱۵ فیصدی سے زیادہ ہے ۔

اسی طرح کے ہندو جاٹوں کی تعداد ۱۰۵،۹۹۵ یعنی کل ہندو آبادی کا ۱۲ فیصدی سے زیادہ ہے ۔

تاحال اس فرقہ میں تعلیم کم ہے ۔ اور جو پڑھتے ہیں وہ اپنے اصلی پیشہ زراعت کی طرف کم توجہ کرتے ہیں ۔

دردانیال میں کیا ہو رہا ہے ۔

لنڈن ۱۶ - نومبر - پیرس کا تاثر منظر ہے ۔ کہ دردانیال کی رزمگاہ میں یکم نومبر اور ۱۱ نومبر کے درمیان کوئی اہم واقعہ ظہور میں نہیں آیا فریقین اپنے مورچوں اور خندقوں کو مستحکم کر رہے ہیں اور سرنگیں کھودنے میں مصروف ہیں ۔ برطانیہ کے آہن پوش جنگی جہاز گیلی پولی کے فوجی استحکامات اور قلعبندیوں وغیرہ پر مسلسل گولہ باری کر رہے ہیں ۔

دیدی غاج پر گولہ باری سے نقصان

دیدی غاج پر پی مونٹے کی گولہ باری ایک گھنٹہ تک جاری رہی جس سے ریلوے سٹیشن کو آگ لگ گئی ۔ اور ۸۰ گاڑیاں تباہ ہوگئیں ۔ ساحلی بارکیاں بھی خاموش کرادی گئیں ۔

عورتوں سے کلرکوں کا کام لیا جائے

لارڈ ڈرو زبری نے اخبار ٹائمز میں اس مضمون کی چٹھی شائع کرائی ہے کہ سیاسیات سے تعلق نہ رکھنے والے کاروباری آدمی کی خدمات مجلس وزراء کے لئے نہایت قابل قدر ہونگی کیونکہ اس سے عورتوں کو کام میں لانے کی توقعات میں اضافہ ہو جائیگا ۔ بھرتی کی موجودہ شدت کی وجہ سے ہوم آفس کی مقرر کردہ کمیٹی نے رپورٹ کی ہے کہ قریباً ۱½ لاکھ آدمیوں کے لئے بدل تلاش کرنے کی ضرورت پیش آئے گی ۔ اور اس تعداد کو زیادہ تر عورتوں سے پر کیا جا سکتا ہے کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ اسطرح عورتوں کو بھرتی کیا جائے ۔ اور جہاں تک جلد ممکن ہو انہیں کلرکی کا کام سکھانے کا انتظام کیا جائے

سامان حرب کی تیاری

برطانیہ میں سامان حرب طیار کرنے کا کام بہت وسیع پیمانہ پر ترقی کر رہا ہے ۔ چنانچہ انگلستان کے شمال مشرق میں ایک گھنٹے تیار کرنے کے کارخانہ میں روزانہ ۲ ہزار ٹن فولاد کی ضرورت محسوس ہوگی حالانکہ ان دو کارخانوں سے جو وزارت سامان حرب کے زیر اہتمام ہیں کارخانہ الیسن کے برابر سامان حرب تیار ہو کر نکل رہا ہے سکاٹلینڈ کے ایک کارخانہ میں جو ابتداءً گورنمنٹ کے ہاتھ سے قایم کیا گیا تھا نہایت کثرت سے سامان حرب تیار ہو رہا ہے ۔

دیوان عام میں مسٹر چرچل کی تقریر

آج دیوان عام میں مسٹر چرچل نے اپنے مستعفی ہونے کے متعلق ضرورت تقریر کی ۔ دیوان عام ممبروں سے خوب بھرا ہوا تھا انہوں نے بیان کیا کہ میں جب تک امارت بحری کا اول لارڈ رہا میں ہمیشہ مبصرین کے مشورہ پر عمل کرتا رہا انہوں نے بحری پالیسی کی استواری پر زور دیا اور بتایا کہ مجھے ذاتی طور پر جنگ کا رونل کی ذمہ واری سے جہاں امیر البحر کریڈاک کو زک لی یا مہم انٹورپ سے کسی قسم کا تعلق نہیں انہوں نے اسبارہ میں اعتماد ظاہر کیا کہ اتحادی نہایت سرگرمی سے جنگ کو جاری رکھ کر بالآخر مظفر و منصور ہونگے

اپنے زمانہ امارت بحری کے بعض واقعات کے متعلق انہوں نے فرمایا کہ کوئی وجہ نہیں کہ جنگ کا رونل کے مکمل واقعات اب شائع نہ کر دئے جائیں ۔ ان سے ظاہر ہو جائیگا کہ مجھے محکمہ بحری کے مبصر مشیروں کی رائے سے کلی اتفاق تھا ۔ اس میں شک نہیں کہ ترتیب کامل طور پر قابل اطمینان نہ تھی ۔ تین کروزروں کے نقصان کے متعلق یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے بحری مشیروں کی رائے کی پروانہ کر کے ان کروزروں کو سمندر میں رہنے کا حکم دیا تھا ۔ اسیطرح مہم انٹورپ کی روانگی کے متعلق بھی میرے ساتھ نہیں بلکہ لارڈ کچنر اور فرانسیسی گورنمنٹ کے ساتھ انتظام کیا گیا تھا ۔ اور مجھ سے صرف اسی وقت مشورہ لیا گیا تھا جب کہ وہ مہم مرتب ہو چکی تھی اور روانہ ہونے کے لئے طیار تھی ۔

مقدمہ سازش کا آخری فیصلہ

مقدمہ قانون تحفظ ہند کے مطابق عدالت خاص میں پیش کیا گیا تھا ۔ ملزموں کی کل تعداد ۶۳ تھی مگر دوران مقدمہ میں ۲ کو بری کر دیا گیا تھا ۔ باقیماندہ ۶۱ میں سے ۲۴ کو سزائے موت ۔ ۲۷ کو حبس دوام بعبور دریائے شور (جنمیں سے ۱۱ کے لئے رحم کی درخواست بھی تھی) اور ۶ کو سزائے قید دیگئی تھی ۔ اور چار ملزم رہا کر دیئے گئے تھے ۔ ہز آنر لفٹنٹ گورنر نے رحم کی درخواست پیش ہونے پر کالا سنگھ (امرتسر) کی سزائے موت معاف کر دی ۔ اور ہز اکسلنسی وائسرائے نے اب ۶ دیگر اشخاص کی سزائے موت کو حبس دوام بعبور دریائے شور میں تبدیل کر دیا ہے جن لوگوں کی سزائے موت کو حضور وائسرائے نے حبس دوام عبور دریائے شور کی سزا میں بدلا ہے ۔ انمیں بھائی پرمانند ایم اے بھی شامل ہے ۔

کاشتکاروں کو سرکاری امداد

گورنمنٹ پنجاب نے کاشتکاروں کو قرضہ دینے کے لئے ½ ۷ لاکھ روپیہ کی رقم مہیا کی تھی جس میں نصف رقم کنوؤں کے کھدوانے اور زرعی ترقی کے دوسرے کاموں کو انجام دینے کے لئے تھی اور باقی نصف چارہ تخم اور بیلوں کی خرید کے لئے تھی خریف کی فصل بارش کے دیر سے ہونے کے باعث بڑی حد تک ناکام رہی ہے لیکن دیر کی بارش سے فصل ربیع کی تخمریزی کے لئے موافق حالات پیدا ہو گئے ۔ اسلئے تخم اور بیلوں کی خرید کے لئے قرضے دینے کی خاطر ایک بڑی رقم کی ضرورت ہے ۔ اسلئے ½ ۷ لاکھ کی رقم کا بقایا ان ہی دو اغراض کے لئے دیا جا رہا ہے گورنمنٹ نے کمشنروں کے نام ایک گشتی چٹھی بھی روانہ کی ہے کہ جن اضلاع میں بارش کی کمی ہے اور اس کے بعد عمدہ تخم ریزی ہونے سے قرضوں کی تقسیم کی ضرورت ہے انہیں زراعت پیشہ لوگوں کو زیادہ روپیہ دیا جاوے ۔ اگر ضرورت پڑی تو کمشنروں کو ان ہی اغراض کے لئے زیادہ روپیہ دیا جائیگا ۔

گورنمنٹ کو پانچ ہوائی جہاز

ایک تجویز عمل میں آئی ہے کہ پنجاب کے لوگوں کی طرف سے گورنمنٹ کو پانچ ہوائی جہاز دیئے جائیں جن کے نام پنجاب کے پانچ دریاؤں کے نام پر رکھے جائیں اس تجویز کے متعلق ایک قائم مقام کمیٹی بنائی جائے گی ۔ جس کے پیٹرن لفٹنٹ گورنر پنجاب ہونگے ۔ تجویز کی تحمیل انگریز اور ہندوستانی سکرٹری صاحبان کرینگے ۔

نوٹوں کی صورت میں فی الحال تبدیلی نہ ہوگی

انجمن تجار بمبئی نے حال میں گورنمنٹ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ دس اور پچاس روپیہ کے رائج الوقت نوٹوں کی صورت اور نقش و نگار میں اصلاح کی جائے ۔ گورنمنٹ کی طرف سے جواب دیا گیا ہے کہ جنگ کے بعد اس مسئلہ پر غور کیا جائے گا ۔

طاعون پھر بڑھنے لگا اپنی اصلاح کر لو

ہفتہ مختتمہ ۶ نومبر میں طاعون سے ۳۸۹۱ کیس اور ۲۷۹۳ اموات وقوع میں آئیں ۔ احاطہ بمبئی کی تعداد اموات سب سے زیادہ اور ۱۵۵۷ ہے اور دوسرے صوبوں کے اعداد اموات حسب ذیل ہیں :-

مدراس ۱۳۱ - بہار و اڑیسہ ۲۵ ، صوبہ متحدہ ۵۵ - پنجاب ۴۴ - برہما ۳۱ ، صوبہ متوسط ۴۶۸ ، میسور ۹۴ ، ریاست حیدرآباد ۴۶۹ ، وسط ہند ۱۲۸ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے الفاظ یوں پورے ہوتے ہیں

ایک غیر احمدی مخالف سلسلہ احمدیہ لکھتا ہے :۔

"لبنی جھڑی لگی ہوئی اور خون کی بارش لگاتار شروع ہے۔ انسانی لہو کے ندیاں نالے ہر میدان میں چل رہے ہیں۔ فرشتہ موت کو ایک ثانیہ کے لئے بھی سستانے کی فرصت نہیں ملتی۔ کیونکہ اُسے فی سیکنڈ ہزاروں جسم بے جان کرنے پڑتے ہیں۔ غار نما اور لرزا دینے والی توپیں بیس بیس میل کے فاصلہ پر بتیس بتیس من کے گولے دھڑا دھڑ مار رہی ہیں۔ مشین گنوں کی گولیوں نے ژالہ باری کے مناظر بھلا دیئے ہیں۔ لوہے کے پہاڑ (جنگی جہاز) چنگھاڑتے لرزاتے اور پانی کو چیرتے ہوئے سمندروں میں دوڑ رہے ہیں۔ آبدوز کشتیاں زیر آب انسانی خون میں تیر رہی ہیں۔ سرنگیں قدم قدم پر پانی کو اُچھال رہی ہیں۔ ہوائی جہازوں نے ہمارے سروں پر ناری کوہ بنا رکھا ہے قصہ مختصر ہر میدان میں سوائے آگ اور موت کے اور کچھ نظر نہیں آتا

یہ وہی باتیں ہیں جن کی خدا کے مسیح نے برسوں پہلے خبر دی اگر لکھنے والے کو علم ہوتا کہ میرے ان الفاظ سے مسیح موعود کی پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے تو وہ ایسا نہ لکھتا۔

گذشتہ ڈکیتیوں کا خمیازہ

تعزیری چوکیاں تین جگہ بٹھائی گئی ہیں۔ احمد پور۔ گڈھ مہاراجہ۔ اٹھارال ہزاری ایک انسپکٹر اور تین سب انسپکٹروں کے ماتحت پولیس مقرر کی گئی ہے۔ ۲۲ یا کم و بیش گاؤں زیر تعزیر بنے ہیں۔ کل ضلع پر بیس ہزار روپیہ پڑا ہے۔ کل خرچ مسلمان دینگے۔ یہ سارا گذشتہ ڈکیتیوں کا نتیجہ ہے ؛

چند مجرب نسخہ جات

موسمی بخار کے لئے پھٹکڑی ۶ تولہ اجوائن ہندی ۶ تولہ۔ سہاگہ ۱ تولہ فلفل سیاہ ۶ ماشہ۔ شورہ قلمی ۸ تولہ

ترکیب نمبر ۱ و ۳ و ۵ کو لوہا نڈیا میں آتش پر چکاویں نمبر ۲ و ۴ کی (پیکر) چکنی دیتے جاویں جب دھواں بند ہو تو اتار کر پیکر شیشی مضبوط کارک لگا کر رکھیں۔ مقدار خوراک ۲ ماشہ ہمراہ چھاچھ گائے یا مناسب شربت سے دو وقت دیں یہ نسخہ اپنا ثانی آپ ہے۔

باری کا بخار۔ نوشادر ۲ چاول بھر ۶ ماشہ قند سفید ۳ تولہ بخار سے دو گھنٹے پیشتر کھلاویں۔ بفضلہ تعالیٰ بخار نہ ہوگا ؛

ایک اسلامی اصل کی فتح

پادری کے آر گوپال آئر نے جلسہ میں ایک زبردست تقریر کی۔ جس کا ماحصل یہ تھا کہ یہ امر سخت قابل اعتراض ہے۔ کہ پرائمنٹ گورنمنٹ گرجوں میں رنگت اور قومیت کی بناء پر ہندوستانی پادریوں کو ادنیٰ اقوام کے افراد سمجھ کر یورپین اور امریکن پادریوں کے برابر اور مساوی نہیں سمجھا جاتا پھر دوسرے پادریوں نے اس کی تائید میں تقریریں کیں۔ بالآخر قرار پایا کہ ہندوستانی پادریوں کو کلیسا میں یورپین اور امریکن پادریوں کے برابر حقوق حاصل کرنے میں جدوجہد کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھنا چاہیئے ؛

افریقہ کے ایک مخلص کی چٹھی

ڈاکٹر فضل کریم صاحب ممباسہ سے لکھتے ہیں۔ آرزو ہے کہ جنت احمدؐ میں جانا ہو۔ اور ایسے جانا ہو کہ اسکی بازگشت نہ ہو۔ پھر وہاں سینکوں تنکوں کا ایک گھونسلا بناؤں اور گو خود بڈھا ٹوٹا ہونے کے سبب کچھ زمزمہ نہ الاپ سکوں۔ پر تاہم گلشن احمدؐ کی قمریوں کے پیچھے سنوں اور حیات ابدی پاؤں اور جو حال حال سے آشنا نہ بن سکوں تو کم از کم حال قال کا ہی شاہد و مشہود بنوں۔ آمین ثم آمین ؛

اب آرزوؤں کا خاتمہ ہو گیا۔ مگر ایک کہ گلشن محمد مصطفےٰ و احمد مجتبیٰ کو عین جوبن و بہار میں پھر مع اسکے تمام آرائش و آسائش کے دیکھ لوں۔ باغ احمدؐ علیہ السلام کے طائران قدس کی ہم آہنگی و ہمصفیری کے ترانوں کا شوق مجھے بے کل کئے جا رہا ہے۔ اور جب بعد کی یہ کیفیت ہے تو قرب کا انبساط امکان سے باہر ہے یا الٰہی میری تمنا بر لائیو۔ آمین ثم آمین ۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ۔ دربار خلافت اور سب احباب سلسلہ کی خدمت اقدس میں اس مہجور کا سلام شوق قبول ہو ؛

اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کو اسکے اخلاص کا اجر جزیل بخشے

بھڑائچ میں تبلیغ

برادر حبیب الرحمان صاحب لکھتے ہیں :۔

میں قریباً تین ہفتہ سے اسجگہ بھڑائچ آیا ہوا ہوں۔ اور ہفتہ عشرہ میں واپس جاؤں گا۔ یہاں کے لوگوں کی دینی حالت بہت ہی خراب ہے۔ میں جب سے آیا ہوں برابر تبلیغ کرتا رہتا ہوں۔ مینے ایک اسلامیہ سکول کا معائنہ کیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ میں اپنی رائے لکھ دوں۔ چنانچہ بہت مفصل طور پر لکھا۔ اس میں بھی اپنے مطلب کو نہ چھوڑا۔ اسپر انجمن کا اجلاس ہوا۔ افسوس ہے کہ باوجود خواہش کے بھی میں اجلاس انجمن میں شریک نہ ہو سکا میں .. .. کی شادی پر آیا ہوں۔ دعوت ولیمہ کے وقت مینے تبلیغ شروع کر دی۔ پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ خاص طور پر مخاطب ہوئی۔ اور کسی قدر سمجھی بھی۔ تعلیم کے متعلق تذکرہ ہوتے ہوئے مینے کہا کہ جب آپ کے سکول میں عربی دینیات نہیں تو وہ سکول اسلامی نہیں ہو سکتا۔ مینے قادیان کے سکولوں کا مفصل حال سنایا۔ انہوں نے انصاب تعلیم طلب کیا ہے میں نے انکو سمجھایا ہے کہ یا تو آپ طریق تعلیم سیکھنے کے واسطے وہاں ایک دو ماسٹر بھیجیں یا طلب کریں۔ انہوں نے اس طریق کو پسند کیا ہے۔ قاعدہ یسرنا القرآن کا تذکرہ کیا تو انہوں نے شوق ظاہر کیا مینے قادیان سے منگایا ہے۔ آنے پر انکو دوں گا۔ انہوں نے بہت دلچسپی ظاہر کی ہے اور بہت سے سوالات کئے۔ جن کا جواب سنکر مطمئن ہوئے یہاں دینی حالت اچھی نہیں۔ ایک دن مغرب کے وقت دو عورتیں اور ایک مرد میرے پاس آئے۔ کچھ بتاشہ ہاتھ میں تھے۔ مجھ سے کہا کہ ہم کو مسلمان کر لو یہاں کے لوگ وہبی اور ہندوؤں کے طریق اور خیالات کے ہیں جب اس ملک میں ریل آئی تو یہاں کے لوگوں نے سمجھا کہ یہ دیوی ہے اور بھک بھیکا دیوی نام رکھ دیا۔ جب ریل نظر آتی یہ سجدہ میں گر جاتے اور ابتک بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ وایسی پر انشاء اللہ تعالیٰ زبانی عرض کرونگا۔ مجھے افسوس ہے کہ حافظ محبوب الرحمان ہمارے سلسلہ سے قطع تعلق کر چکے۔ وہ میرا حقیقی برادر زادہ ہے اس کی والدہ فوت ہو چکی ہیں۔ اب میں اس کی شادی کرنے کی غرض سے یہاں آیا تھا۔ مینے بہت غور کیا کہ جو حضرت علیہ السلام کے حضور میں رہا ہو۔ اور آپ اس سے محبت فرماتے ہوں۔ اور شوق سے قرآن شریف سنتے ہوں۔ کسطرح یک لخت کٹ گیا۔ مجھے عباس علی یاد آیا۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک بڑی بات نہیں کہ پھر وہ واپس آجائے اب تو وہ بات سننا بھی نہیں چاہتا۔ حضور مینے لوگوں کو تبلیغ کی ہے اُسنے ایک حرف بھی نہیں سُنا۔ خاکسار کے واسطے دعا کریں۔

یہ واقعہ عبرت ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو بیعت کے بعد پھر مرکز سے کچھ تعلق نہیں رکھتے۔ اور آہستہ آہستہ بُعد ہوتے ہوتے نوبت بہ ارتداد پہنچتی ہے ؛

مسیح موعود کا نشان

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کو حضرت اقدس نے اپنی جماعت سے الگ کر دیا تھا۔ اس لئے کہ وہ نجات کے لئے نبی کریم پر ایمان لانا فرض نہیں سمجھتا تھا۔ دوم۔ اس نے حضرت اقدس کا مقابلہ کیا اور کہا کہ آپ کے انکار سے تمام جہان کے مسلمان کافر نہیں ہو سکتے۔ اور غیر مکفروں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے اندریں حالات حضرت اقدس کو جو الہام ہوا۔ اسمیں اصحاب الفیل کا لفظ ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ ان خیالات کا ایک گروہ پیدا ہونیوالا تھا۔ اور یہ فتنہ احمدی جماعت میں کسی وقت اٹھنے والا تھا ورنہ ایک کو اصحاب الفیل نہ کہا جاتا۔ دوم آپ ایک شخص کے رد میں حقیقۃ الوحی جیسی عظیم الشان کتاب نہ لکھتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم اور ہمارے مخالفین

وہ کل دنیا کا نذیر تھا

نبوت کے متعلق خواجہ صاحب کا مذہب

(صحیفہ آصفیہ صہ۹)

چونکہ آجکل جناب خواجہ صاحب حیدرآباد میں رونق پذیر ہو کر احمدیت کو ولایتی طرز پر پیش کر رہے ہیں۔ اسلئے مناسب سمجھا گیا کہ خواجہ صاحب کا مذہب خواجہ صاحب کی اس کتاب سے (جسکو خواجہ صاحب نے صحیفہ آصفیہ کے نام سے تصنیف فرما کر بحضور نظام خلد آشیان پیش کیا تھا۔ اور خاص حیدرآباد کے لئے ہی اسکو لکھا تھا) میرے مکرم مولوی عبید اللہ صاحب وزیرآبادی نے واضح طور پر دکھلا دیا ہے۔ امید ہے۔ کہ اہل حیدرآباد خواجہ صاحب کے سیاق و سباق پر غور فرما لینگے اور سمجھ لیں گے کہ اس تغیر عظیم کا باعث کیا ہوا ہے؟ آیا اللہ دن دو کنگ یا کچھ اور؟ (ایڈیٹر)

ہم اس مختصر سے مضمون میں خواجہ صاحب کی تحریرات سے یہ بات ثابت کرینگے کہ خواجہ صاحب مرزا صاحب کو کس قسم کا نبی سمجھتے تھے اور اب کیا سمجھتے ہیں۔ اس مسئلہ کے متعلق خواجہ صاحب کی تحریریں خود بخود فیصلہ کر دینگی۔ ذیل میں ہم ان حوالجات کو درج کرتے ہیں صحیفہ آصفیہ صہ۷ میں خواجہ صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

"اور پھر کل دنیا کو پیش از وقت آئندہ عذاب سے اطلاع دیکر انہیں روح اور راستی پیدا کرنی چاہی۔ لیکن اس کے ساتھ اہل ملک نے وہی سلوک کیا جو دیگر مرسلین کے ساتھ اپنی اپنی قوم کے افراد نے کیا۔ یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن۔

اس حوالہ میں خواجہ بلا تمیز اور بلا قیود و شرائط ظلی و بروزی و مستقل و غیر مستقل کے مرزا صاحب کو دیگر مرسلین کی طرح قرآن کریم کے معیار نبوت کے مطابق رسول سمجھتے ہیں۔

پھر صہ۸ بالفاظ ذیل حضور خلد آشیان کو توجہ دلاتے ہیں :-

"لیکن خدا تعالیٰ نے حضرت ظل اللہ سبحانی کو نبی زمانہ نہایت ہی روشن دماغ اور نکتہ رس بادشاہ پیدا کیا ہے۔ آخر ان موجودہ حادثات پر اور خدا تعالیٰ کی اس لاتبدیل سنت پر کہ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا (ترجمہ یعنی ہم عذاب بھیجا نہیں کرتے۔ جب تک عذاب سے پہلے رسول نہ بھیجے لیں) بندگان عالی متعالی نے کبھی غور فرمایا اور اسکے منطوق و معانی پر فکر کیا۔ عذاب تو ضرور ہے۔ اور اب تو کل دنیا کے اہل الرائے ان موجودہ حادثات کو قہر الٰہی اور عذاب ہی ٹھہرا رہے ہیں تو پھر وہ رسول اور نذیر کہاں ہے؟"

اس حوالہ میں خواجہ صاحب نے بموجب منطوق آیت ماکنا معذبین الخ مرزا صاحب کے اس زمانہ کا رسول قرار دیا ہے۔

پھر صہ۹ میں تحریر فرماتے ہیں :-

"آج کل دنیا کی تباہی کہہ رہی ہے کہ وہ نذیر گو ہندوستان میں پیدا ہوا۔ لیکن وہ دراصل کل دنیا کا نذیر تھا"

اس حوالہ میں خواجہ صاحب نے انی رسول اللہ الیکم جمیعاً کا ترجمہ کیا ہے گو الفاظ قرآنی کو ذکر نہیں کیا۔ العجب ثم العجب بقول آپکے ایک طرف تو مجدد اور دوسری طرف کل دنیا کے لئے نذیر

پھر صہ۱۹ میں لکھتے ہیں :-

"ظل اللہ حضور والا نے قرآن کریم میں ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ علم غیب کے راز کسی نجوم یا جفر کا نتیجہ نہیں ہوتے بلکہ وہ انہیں پر ظاہر ہوتے ہیں جو خدا کے برگزیدہ مرسل ہوتے ہیں۔ اور نہ کوئی زید بکر اس طاقت اور تحدی کے ساتھ بغیر خدا کے بلائے بول سکتا ہے جیسے قرآن کریم فرماتا ہے۔ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء (آل عمران رکوع ۸) عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول (سورہ جن رکوع ۲) ترجمہ اللہ کسی کو غیبی امور سے اطلاع نہیں دیا کرتا۔ مگر مجتبیٰ رسولوں میں سے جسے چاہے اسے بتلا دیتا ہے وہی عالم الغیب ہے۔ اور رسولوں میں سے صرف انہیں کو غیب سے اطلاع دیتا ہے جو اسے پسند ہوں یعنی بجز خدا کے علم دئے کوئی غیب کی بات نہیں بتلا سکتا اور خدا کسی خاص اپنے رسول کو ہی علم دیتا ہے"

اس حوالہ میں حضرت صاحب نے نبوت اور مجددیت میں صاف طور پر فیصلہ کر دیا ہے۔

آپ کا یہ فرمانا کہ علم غیب کے راز بجز مرسلوں کے کسی کو نہیں دئے جاتے تو پھر آپکے اصول کے مطابق مرزا صاحب مرسل۔ نبی نذیر ہوئے یا سابقہ مجددین کیطرح۔

دوم۔ کیا سابقہ مجددین نے بھی اپنے آپ کو ان آیات کا مصداق بنا کر نبوت کا دعوے کیا۔ اور پھر اظہار غیب خدا کے خاص رسولوں کی طرح ہوا۔ پس ان باتوں کے ہوتے ہوئے۔ اب کونسی بات ہے جو نبوت کے ماننے میں آپکو مانع ہوتی ہے۔

سوم۔ آپکا یہ فرمانا "کہ مجتبےٰ رسولوں میں سے جسے پسند کرتا ہے علم غیب بتلاتا ہے" پس اس جملہ کو حضرت مسیح موعود پر چسپاں کرنا یہ صاف طور پر ثابت کرتا ہے کہ آپ مرزا صاحب کو مجتبےٰ رسل میں سے یقین کرتے تھے نہ کہ مجددوں میں سے۔

پھر صہ۲۹ میں تحریر فرماتے ہیں :-

"اس اشتہار کو بھی اسی بیپرواہی کے ساتھ بڑھا گیا ہے جو شعار مکذبین کا ہوا کرتا ہے۔ حتی کہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء کو اخبار الحکم کے کالموں میں ایک اور اعلان مرسل خدا کیطرف سے بالہام فزیل کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھلایا جائیگا۔ شائع ہوا"

اس حوالہ میں خواجہ صاحب نے مرزا صاحب کو مرسل کے نام سے پکارا ہے۔ اور آپکے مکذب کو انبیاء سابقین کے مکذبوں کی طرح سمجھا ہے لیکن اب انہی کو مسلمان کہہ رہے ہیں۔

پھر صہ۴ میں حضرت خواجہ صاحب لکھتے ہیں :-

"ظل اللہ خاکسار کی حیثیت دربار ظل الٰہی میں اس نیازنامہ کے ذریعہ ایک قاصد کی ہے جو دراصل اس پیغام کو اعلےٰ حضرت تک پہنچانا چاہتا ہے۔ جو خدا کا مرسل اہل دنیا کی طرف اس حقیقی شہنشاہ کی طرف سے لایا جس کے شاہان زمانہ ادنےٰ غلام اور حلقہ بگوش ہیں"

اس حوالہ میں خواجہ صاحب نے مرزا صاحب کو نبی کریم سے تشبیہ دی ہے جسطرح کہ آپ غیر ممالک کے بادشاہوں کی طرف تبلیغی پیغام اپنے ایلچی کے ذریعہ بھیجا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحب نے بھی خواجہ صاحب کو تبلیغی قاصد کر کے ظل اللہ کی طرف بھیجا مگر کسی مجدد نے یہ کام اسطرح پر سرانجام نہیں دیا۔ اور نہ کوئی ایسی نظیر ہمیں دکھائی دیتی ہے۔

پھر صہ۴۸ میں تحریر فرماتے ہیں :-

"ظل اللہ یہ زمانہ نہایت ہی نازک زمانہ ہے کیونکہ ایک مرسل اور نذیر کا زمانہ ہے"

پھر صہ۴۹ میں تحریر فرماتے ہیں :-

"ہر چہ برخاست از ماست۔ خدا تعالیٰ کے مرسل تو ایسے ہی زمانہ میں آتے ہیں جو پُر از ضلالت ہوتا ہے"

پھر صہ۱ میں حضرت خواجہ صاحب لکھتے ہیں :-

"ظل اللہ۔ اسی طرح جب عذاب الٰہی قریب تر آگیا۔ تو اس ملہم ربانی نے خلق خدا کو اپنے ایک اور الہام سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے اطلاع دی۔ اور اعلان کیا کہ اس الہام کے ذریعے مجھے حکم ربی ہے۔ کہ میں لوگوں کو بیعت میں لوں وہو ہذا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون۔ واصنع الفلک باعیننا ووحینا۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔

(ترجمہ) ان لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں مجھ سے گفتگو مت کر۔ کیونکہ وہ غرق کئے جاوینگے"

اس حوالہ میں خواجہ صاحب نے حضرت اقدسؑ کے حوالہ کو پیش کرکے یہ بتلانا چاہا ہے کہ نوح کی طرح ایک رسول آیا جسکو مذکورہ بالا الہام ہوا۔ اور اس الہام میں خدا تعالیٰ نے غیر احمدیوں کو مغرق یعنی غرق ہونیوالے کہا ہے۔ اور خواجہ صاحب بھی انکو مغرق ہی یقین کرتے ہیں۔ لیکن پھر انہی کے ساتھ شامل ہوتے اور اسکو مسلمان سمجھتے ہیں۔ کسی مخالف سے جاکر پوچھیں کہ نوحؑ کے مخالف جن کے حق میں مغرق کا لفظ آیا ہے وہ کافر تھے یا نہیں کیا نوح اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مکفروں میں کسی قسم کا فرق تھا ہرگز نہیں۔ جب مرزا صاحب کے مکفر مساوی مکفر نوح ہیں۔ اور کفر نوح مساوی کفر نبی کریمؐ ہے۔ تو ثابت ہوا کہ ان سب کا کفر ایک ہی قسم کا ہے۔ اور نبوت بھی ایک ہی قسم کی اگر آپ ان کے ساتھ ملیں گے تو ضرور آپ بھی غرق ہونگے۔ کیونکہ قرآن کریم کہتا ہے۔ لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار پس جبکہ خدائے تعالیٰ نے مرزا صاحب کو کہا ہے کہ انھم مغرقون۔ پھر آپ کیوں ان کو مسلمان بنانے کے درپے ہیں مدعی سست گواہ چست۔

خواجہ صاحب آپ خدارا غور فرماوین اور خدا سے ڈریں۔ جن باتوں کو آپ دل سے مانتے ہیں۔ اپنی تحریروں میں لکھتے ہیں۔ اور بڑے زور کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ پھر اسکے خلاف کیوں لوگوں سے شہادتیں طلب کرتے ہیں۔ کیا آپنے اپنی کتابوں میں مرزا صاحب کو ظلی۔ بروزی۔ مستقل غیر مستقل۔ تامہ غیر تامہ قیود وشرائط لگانے کے بغیر نبی۔ رسول۔ نذیر۔ پیغمبر۔ مرسل خدا رسول خدا کے نام سے نہیں پکارا۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ کرشن اوتار۔ تقسیم بنگالہ کی دیوی میں بیسیوں جگہ آپنے انہی ناموں سے بغیر قیود وشرائط کے آپکا ذکر کیا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آج آپ اپنی تحریروں کے خلاف عجیب وغریب ذرائع سے شہادتیں طلب کرتے ہیں۔ پہلے آپ اپنی تحریروں کو سامنے رکھ کر اپنے دل سے پوچھیں تو پھر آپ دوسروں سے شہادتیں طلب کریں۔ خاکسار عبید اللہ (وزیر آبادی)

غیر مبایعین حضراتؑ کی خدمت میں ضروری التماس

(از منشی غلام حسین صاحب احمدی احمد نگر)

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اوّل غور کرو۔ قال المسیح الموعود علیہ السلام۔ (۱) نزول المسیح صفحہ ۹۹ و ۱۰۰

(۱) آنچہ داد است ہر نبی را جام — داد آں جام را مرا بتمام

(۲) انبیاء گرچہ بودہ اند بسے — من بعرفاں نہ کمترم ز کسے

(۳) کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین — ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

الہامی شعر:۔

(۴) مقام او بمبین از راہ تحقیر — بدورانش رسولاں ناز کردند

اب آپکی خدمت میں چند سطور ذیل پیش کرکے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں۔ جس نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ اور جس نے اس زمانہ میں حضرت امام ربانی مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کو منصب مسیحیت و مہدویت پر مامور کرکے بھیجا کہ آپ غور و خوض فرماوین۔ اور بشرط ضرورت جواب معقول سے سرفراز فرماویں جس رسالہ اخبار میں اس کا جواب شائع ہو وہ ضرور راقم کے نام ارسال فرمایا جاوے ؎

(۱) حضرت مسیح موعودؑ کو احادیث نبوی میں کیوں نبی اللہ کہا گیا اور دوسرے مجددوں کو کیوں اس نام سے نہیں پکارا گیا ؎

(۲) جب آپکے عقیدہ میں حضرت مسیح موعود کی نبوت دیگر مجددوں کی سی ناقص نبوت ہے تو حضرت اقدسؑ یہ کیوں فرماتے ہیں:۔

(ا) جسقدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جسقدر اُمور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کیگئی × × × × پس اسوجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں × × × × ضرور تھا کہ ایسا ہوتا۔ تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔ کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پالیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پانے سے روک دیا۔ تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱

(ب) سو مینے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا جو مجھ سے پہلے رسولوں اور برگزیدوں کو دیگئی۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۳

(ج) واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کی ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷

(د) ماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔ اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ثابت ہوتا ہے۔ وہی مسیح موعود ہے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵

(ہ) احادیث نبویہ میں یہ ایک پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ اور عیسیٰ ابن مریم اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹

(و) اگر تمام خلفاء اُمت محمدیہ کو نبی کے نام سے پکارا جاتا۔ تو امر ختم نبوت مشتبہ ہو جاتا۔ اور اگر کسی ایک فرد کو بھی نبی کے نام سے پکارا نہ جاتا۔ تو عدم مشابہت کا اعتراض باقی رہ جاتا۔ کیونکہ موسیٰؑ کے خلفاء نبی ہیں۔ اس لئے حکمت الٰہیہ نے یہ تقاضا کیا۔ کہ پہلے سب خلفاء کو بروایت ختم نبوت بھیجا جاوے۔ اور ان کا نام نبی نہ رکھا جاوے۔ اور یہ مرتبہ انکو نہ دیا جاوے۔ تا ختم نبوت پر یہ نشان ہو پھر آخری خلیفہ یعنی مسیح موعود کو نبی کے نام سے پکارا جاوے۔ تا خلافت کے امر میں دونوں سلسلوں کی مشابہت ثابت ہو (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۳)

(ز) صریح طور پر نبی کا خطاب مجھ دیا گیا۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷

(ح) میں وہی مہدی ہوں جسکی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ وہ کیا حضرت ابوبکر صدیق کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا تھا۔ کہ ابوبکرؓ کیا وہ تو بعض انبیاء سے بھی بہتر ہے۔ مجموعہ اشتہارات صفحہ ۳۳۷

(ط) صحیح بخاری۔ صحیح مسلم اور انجیل اور دانیل اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں جہاں میرا ذکر ہے۔ وہاں میری نسبت نبی کا لفظ بولا گیا ہے۔ (اربعین ۳ صفحہ ۲۵) تلک عشرۃ کاملہ ؎

(۳) اگر مندرجہ بالا تحریروں کے مقابلہ میں کسی کو لفظ مجدد سے مغالطہ لگے تو وہ سُن لے کہ حضرت اقدسؑ کے مجدد ہونے کا ہم کو بھی اقرار ہے لیکن مجددیت نبوت کے منافی نہیں۔ چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں "ہمارے نبیؐ اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے"۔ دیکھو لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۔ کیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نبی نہیں۔ کیونکہ مسیح موعود نے آپؐ کو مجدد کہا ہے؟

(۴) اگر یہ کہا جاوے کہ بعض جگہ حضرت مسیح موعود نے دعوئی نبوت سے انکار کیا ہے۔ اور بعض جگہ ظلی نبوت کا لفظ تحریر فرمایا ہے۔ تو اسکی نسبت اقتباسات ذیل پر غور فرمایا جاوے ؎ سے معذول

(ی) جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ہے کہ میں مستقل طور سے کوئی شریعت لانیوالا نہیں ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

اور میرا یہ قول کہ ؎ من نیستم رسول نیاوردہ ام کتاب۔ اس کے معنی صرف اسقدر ہیں کہ میں صاحب شریعت (رسول) نہیں ہوں" (ایک غلطی کا ازالہ)

(۴) مگر میں ان معنوں سے نبی نہیں ہوں کہ گویا میں اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں" اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء

(۵) خواجہ صاحب حلف اٹھا چکے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت دوسرے مجددوں کی سی ہے۔ اب جملہ احباب جو خواجہ صاحب کے ہمخیال ہیں براہ مہربانی اپنے اس عقیدہ کو حضرت اقدس کی تحریروں سے مقابلہ فرمائیں اور پھر دونوں کی تطبیق کر کے دنیا کو دکھلاویں تو خود ظاہر ہو جائیگا کہ غیر مبائع حضرات کہاں تک حق کے حامی ہیں۔ کیونکہ اگر سب مجددوں کو نبی مانا جاوے تو حسب تحریر حضرت اقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں رخنہ واقع ہو جاتا ہے × × × کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ حقیقۃ الوحی صـ ۳۹۱ اور ختم نبوت مشتبہ ہو جاتا۔ تذکرۃ الشہادتین صـ ۴۳۔ اگر ایک کو بھی نبی کے نام سے نہ پکارا جاتا۔ تو عدم مشابہت کا اعتراض باقی رہ جاتا تذکرۃ الشہادتین صـ ۴۳۔

(۶) حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ نے اسبات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اسکی طرف سے ہوں۔ اسقدر نشان دکھائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو انکی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے"۔ چشمہ معرفت صـ ۳۱۷ ؛

ناظرین غور فرماویں کہ جس مدعی کے نشانات ہزار نبی کی نبوت کو ثابت کر سکتی ہیں۔ تو وہ صاحب نشانات کی نبوت کو کیوں ثابت نہیں کر سکتے فتدبر۔ نیز حضرت اقدس فرماتے ہیں :۔

"میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک یہ مسالت ہے اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ہے"۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ ۵۳ حاشیہ فتفکر ؛

خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی و مرزا یعقوب بیگ صاحبان کے مسلسل کئی مضامین میرے نام موصول ہوئے جن میں حضرت خلیفہ ثانی کی نسبت اسقدر سخت گوئی اور بیباکی سے کام لیا گیا ہے کہ خدا کی پناہ۔ خاکسار میں بیباکی کے مقابلہ کی تو جرأت نہیں۔ خدا تعالیٰ ان بزرگوں کے لئے ہی مخصوص رکھے لیکن سارے تفرقہ موجودہ کا اصل مسئلہ نبوت مسیح موعودؑ ہے۔ اس لئے حضرت اقدس کی تصانیف سے چند حوالہ جات پیش کر کے طالبان حق کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ وہ مولوی محمد علی۔ خواجہ کمال الدین وغیرہ حضرات سرکردہ سے التماس کریں ؛

(۱) کہ حضرت اقدس کی تحریروں سے اپنے حلفی بیان کی تطبیق تو کر کے دکھائیں ؛

(۲) نیز اپنی سابقہ تحریروں کی (جنمیں نبوت حضرت مسیح موعود کو وہ خود پیش کرتے رہے ہیں) اپنی موجودہ تحریروں کے ساتھ بمطابقت کریں خواہ کسی غیر احمدی کے سامنے ہر دو تحریریں پیش کر کے دریافت کر لیں کہ انکی سابقہ اور موجودہ تحریروں میں تضاد ہے یا نہیں

(۳) احادیث نبوی۔ اور انجیل اور دانیل میں دیگر مجددوں کی نسبت بھی نبی کا لفظ نکالیں ؛

(۴) دیگر مجددین کی تصانیف میں اس تحدی کے ساتھ دعویٰ نبوت کا اعلان دکھائیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔ اور خود ان مجددوں نے قرآن مجید و حدیث شریف سے اپنے دعوے نبوت کے دلائل بھی دیئے ہوں ؛

(۵) حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں :۔ کہ قرآن مجید سے "آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے" (حقیقۃ الوحی صـ ۶۵)

ایسا ہی خواجہ صاحب و دیگر مجددین کی نبوت کی نسبت قرآنی آیات پیش کریں یا دعوے احمدیت چھوڑ کر آزاد ہو کر جو چاہیں کہیں ؛

(۶) جو تشریح یا معنی حضرت مسیح موعود کی نبوت کے اب کرتے ہیں ایسی تشریح نبوت مسیح موعود کی قرآن مجید۔ حدیث شریف اور انجیل اور دانیل سے (جہاں پیشگوئی مسیح کی آمد ثانی کی ہے) دکھا دینگے۔ تو بندہ مبلغ پچاس روپیہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام میں بلا عذر داخل کریگا۔ اور خواجہ صاحب کے عقیدہ کو بھی قبول کریگا لیکن ایسا ہونا خواجہ سے ناممکن ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ میرے مطالبہ کا جواب خواجہ صاحب بلکہ انکے امیر قوم اور دیگر معاونین ملکر بھی دینے پر ہرگز قادر نہیں ہونگے۔ حضرت صاحب کی کتب اردو میں موجود ہیں ہر ایک غیر مذہب بھی جو کچھ اردو جانتا ہے۔ راقم کی پیش کردہ عبارات سے بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ دعویٰ نبوت کا حضرت مسیح موعود کو تمہارے ساری تصانیف مسیح موعود کو تلاش کرو۔ شریعت لانیوالے نبی سے انکار کیا ہے نہ کہ نبی ہونے سے۔ (ملاحظہ ہو ایک غلطی کا ازالہ)

یاد رہے۔ خواجہ صاحب کا عقیدہ مندرجہ بیان حلفی ختم نبوت کو مشتبہ کرنے والا اور پیشگوئی نبوی میں رخنہ ڈالنے والا ہے جو بقول حضرت مسیح موعود کے ہرگز قابل قبول نہیں ہے ؛

میرے دوستو! نہایت خوف کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ حضرت مسیح موعود کی ہتک کرو۔ سلسلہ حقہ کے افراد میں تفرقہ نہ ڈالو۔ اب بھی باز آؤ۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ انی مھین من اراد اھانتک کے ماتحت پکڑے جاؤ۔ منکران خلافت راشدہ نے آج تک حسب ذیل خدمات سلسلہ احمدیہ بعد وفات حضرت خلیفۃ المسیح اول کے سرانجام دی ہیں :۔

(۱) ایک خلیفہ سے انکار۔ بالآخر چار کا اقرار۔ یہ سب کاروبار بغرض تفرقہ سلسلہ کے ہوا ؛

(۲) احمدی جماعت کو مرکز سلسلہ دارالامان میں (غیر احمدیوں کے نقش قدم پر چلکر) آنے جانے سے روکا۔ اور ہر حیلہ کو کام میں لائے ؛

(۳) حضرت اقدسؑ کے جاری کردہ کاموں (ریویو۔ لنگر۔ مدرسہ وغیرہ وغیرہ) میں چندہ دینے اور خریداری سے احمدی جماعت کو باز رکھنے کی سرتوڑ کوشش کی ؛

(۴) جماعت احمدی کے سالانہ اجتماع قادیان سے جماعت کو منع کیا جو خود حضرت اقدسؑ کا مقرر کردہ ہے ؛

(۵) امیر قوم مولوی محمد علی صاحب نے ہزارہا روپیہ (ترجمہ قرآن مجید انگریزی مع دیگر سامان متعلقہ کے) صدر انجمن احمدیہ کا ہضم کر کے ڈکار تک نہیں لیا ؛

(۶) حضرت مسیح موعود کی نسبت قرآن مجید اور حدیث میں اور الہامات میں اور انکی تصانیف میں نبی کا لفظ موجود ہوتے احمدی جماعت کو حضرت مسیح موعود کو دیگر مجددوں جیسا مجدد بیان کرنے کی تعلیم دے کر اسکو بجرأت شائع کیا ؛

(۷) اہلبیت حضرت مسیح موعود پر طرح طرح کے الزام دہتان لگائے ؛

میرے بھائیو! یہ تو آپ کو بھی تسلیم ہے کہ حضرت اقدسؑ کا سلسلہ منہاج نبوت پر ہے۔ نبوت کے سلسلوں میں ایک گروہ ایسا ہوتا چلا آیا ہے جسکی نسبت قرآن مجید میں مذکور ہے "پکڑا انہوں نے قسموں اپنی کو ڈھال۔ پس بند کرتے ہیں راہ اللہ کی سے۔ تحقیق یہ لوگ برا ہے جو کچھ کرتے ہیں × × × × جس وقت دیکھتا ہے تو انکو خوش لگتے ہیں۔ تجھ کو بدن ان کے۔ اور اگر بات کہتے ہیں کان رکھتا ہے تو طرف باتوں کی ان کے × × × × × × × × پس بچ اُن سے × × × × وہی ہیں جو کہتے ہیں مت خرچ کرو۔ اوپر اس شخص کے نزدیک رسول اللہ کے ہیں (یہ بھی ایسا ہی کہتے ہیں کہ حضرت صاحب کے کاموں پر خرچ نہ کرو)

ان لوگوں کا یہ مقولہ "کہتے ہیں گواہی دیتے ہیں ہم تحقیق تو رسول اللہ کا ہے" × × × اور "اللہ گواہی دیتا ہے کہ تحقیق منافق البتہ جھوٹے ہیں" یعنی رسول اللہ کا تو ضرور ہے لیکن منافق جسطرح مانتے ہیں وہ جھوٹے ہیں اسی طرح خواجہ صاحب اور انکے امیر مسیح موعود کو نبی تو مانتے ہیں۔ لیکن جیسے طور پر نبی مانتے ہیں۔ اس میں جھوٹے ہیں فتدبر ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعزیت نامہ

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ دختر کلاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وزوجہ محترمہ حضرت نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ نے جو تعزیت کا خط عزیز عبدالحی مرحوم کے انتقال پُر ملال پر مرحوم کی والدہ ماجدہ کے نام مالیر کوٹلہ سے بھیجا ہے وہ اس قابل ہے کہ فاروق کے کالموں کی زینت ہو مگر نہ بلحاظ لٹریچر یا مضمون آرائی اس کو درج کیا جاتا ہے بلکہ جن ناصحانہ و ہمدردانہ پیرایہ میں ایک محترمہ واجب التعظیم خاتون مبارکہ نے یہ تعزیت نامہ لکھا ہے۔ وہ ہر کہہ و مہ کے واسطے ایک اعلیٰ سبق حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اور خصوصاً مستورات کے لئے تو یہ نامہ مبارک نہایت ہی سچا وعظ و پند ہے اس تعزیت نامہ کو پڑھنے والے دیکھیں کہ خلیفۃ اللہ فی الارض مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد طیبہ کے دل میں رگ و ریشہ میں خدا کی محبت و جلال و عظمت کس قدر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اور دنیا و مافیہا کی انکے دل میں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کیا حیثیت ہے۔ بڑے بڑے علماء و صوفیاء حال کے سینہ میں یہ ایمان باللہ یہ توکل علی اللہ یہ رجوع الی اللہ ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملیگا۔ الا ماشاء اللہ

(ایڈیٹر)

مکرمہ محترمہ سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج معلوم ہوا کہ عزیزہ عبدالحی نے انتقال کیا۔ کیا کہوں کس قدر صدمہ ہوا۔ یقین نہیں آتا کہ ایسا حادثہ پیش آیا ہے دل مانتا ہی نہیں اپنے دل کی حالت دیکھ کر خیال آتا ہے کہ جو صدمہ آپ کو ہوا ہوگا۔ اس کا عشر عشیر بھی ہم کو نہیں ہو سکتا۔ آپ کا کیا حال ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ صبر کے سوائے ہم لوگوں کو چارہ ہی کیا ہے، آج حضرت خلیفۃ المسیح اول کی جدائی کا صدمہ ہمارے دلوں کو دوبارہ پہنچا ہے جب یہ خیال آتا ہے کہ اس کا بیٹا آج دنیا میں نہیں رہا جو بچوں سے زیادہ ہم سے محبت کرتا تھا تو دل پر سخت چوٹ لگتی ہے۔ آپ کو صبر اس وقت بے شک دشوار ہوگا مگر جتنا زیادہ مصیبت میں صبر کیا جائے اتنا ہی زیادہ اجر ملتا ہے۔ عبدالحی خدا کے پاس ہے جو سب سے زیادہ مہربان ہے۔ پھر انشاء اللہ اسی کی عنایت سے اپنے کرم باپ کے پاس ہے، اُسے باپ سے زیادہ محبت تھی وہ انہیں کے پاس چلا گیا۔ آپ اپنے دل کو تسلی دیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ ملیگا یہ وقت سب پر آنے والا ہے۔ دنیا تو اک سرا ہے۔ اصلی گھر تو وہی ہے، اب اسوقت تو صبر ہی ایک دوا رہے جس سے تسلی ہو سکتی ہے۔ ہم کتنا ہی روئیں۔ عبدالحی واپس نہیں آسکتا۔ مگر اگر حتی المقدور صبر سے کام لیں تو خدا مل سکتا ہے وہی محبوب حقیقی ہے اُسی کے ملنے سے سب کچھ مل سکتا ہے۔ اگر وہ راضی ہو تو ایک دن اس دنیا سے جا کر ہم ان بہشتی روحوں سے بھی مل سکتے ہیں۔ اگر وہ راضی نہ ہو تو ہم انہیں بھی نہیں مل سکتے۔ اول تو اس ذات پاک کا راضی ہو جانا بھی بہشت سے کم نہیں یہ جان لیں کہ عبدالحی گیا مگر خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کی راہ آپ پر کھول گیا جس سے آپ اسکو بھی مل سکتی ہیں۔ ایک پنتھ دو کاج۔ صاف نیت سے صبر کریں پھر کیا ہے۔ اول تو خدا راضی ہوگا۔ یہ سب سے بڑی نعمت ہے۔ پھر انشاء اللہ آج وہ کل ہماری باری ہے۔ اس سے بھی ملینگی۔ اب جتنی خاک اڑائیں کم جتنا پیٹیں تھوڑا۔ وہ لوگ جنھیں آخرت پر اور خدا پر یقین نہیں کیونکہ ان کے لئے ہمیشہ کی جدائی ہے (ان کے خیال میں) مومن تو خوش ہے کہ اُسے یقین ہے ہم تو عارضی گھر میں ہیں تھوڑے دنوں میں اپنے پیاروں سے جا ملینگے۔ آپ یہ سمجھیں کہ عبدالحی سفر پر گیا ہے وہ نہیں آئیگا مگر ہم اس کے پاس جائینگے۔ آج نہیں کل کل نہیں پرسوں ملینگے۔ انشاء اللہ ٭

آپ خدا کی رضامندی حاصل کرنے کی کوشش میں لگ جائیں۔ نمازیں پڑھیں۔ دعائیں مانگیں۔ مولا کریم راضی ہو گیا تو یہ سب تکلیفیں عارضی ہیں۔ ابھی بیڑا پار ہو جائے گا۔ اللہ کی عبادت کریں۔ اور اسی کی خوشنودی کی نیت سے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں لگ جائیں پھر یہ جدائی کے دن گذرتے معلوم بھی نہ ہونگے قرآن شریف بہت پڑھا کریں۔ خصوصاً یٰس پڑھ کر دعا کریں تسلی ہوتی ہے۔

چھوٹے بچوں کا دل میلا نہ ہو۔ انکی تسلی و دلداری کریں۔ انشاء اللہ عبدالحی کا نام بھی جب تک دنیا ہے۔ اپنے مکرم باپ کے ساتھ یادگار رہے گا۔ اُسے ناشاد و نامراد نہ سمجھیں وہ خدا کا نشان تھا آیا اور اپنے مولا کے پاس واپس چلا گیا۔ قرآن شریف میں جو مومنوں کے لئے سب سے اچھی تعزیت رکھی ہے۔ اُس سے آپ واقف ہی ہونگی۔ یعنی ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع و نقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ۔ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ٥

والسلام

مبارکہ بیگم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

کیا جاتا رہا!

حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی نے اس درد انگیز نظم میں پیغام کے بعض مضامین کا جواب دیا ہے۔

جب تعلق ان سے میرا برملا جاتا رہا
تو ہی بتلے ان کا کیا اور میرا کیا جاتا رہا
حیف صد حیف ان سے قمر الانبیا جاتا رہا
ہائے افسوس ان کا کیسا رہنما جاتا رہا
مجھ کو ان کا انکو میرا آسرا جاتا رہا
اسمیں ہم پر جو بھی آیا ابتلا جاتا رہا
رو بدنیا ہو گئے قبلہ نما جاتا رہا
شاید ان کا وہ دل درد آشنا جاتا رہا
اب بتیں کیا خاک ملنے کا مزا جاتا رہا

جو کیا میں نے خدایا حکم سے تیرے کیا
بدنصیبی سے نہیں وہ چھوڑتے اپنا خیال
پڑ گئے ظلمت میں وہ اب نور میں آتے نہیں
عیسیٰ مہدی وقت از امت خیر البشر
غیر کو سمجھا کے لائے خود ہی اُلٹے پھر گئے
آشناؤں کی جفاؤں نے کیا بیدل مجھے
جس کا چرچا ہو رہا تھا ہم میں صدہا سال سے
اسکے دعووں کی نئی تحقیق اور تنقید کی
حجتیں بے جا نکالیں اپنے بنکر اسقدر
ہاتھ میں اُنکے ہے کیا وہ ہو صفر المیدان
اپنے دُلہا کو برائی اسکے کھو بیٹھے ہیں آہ
مصلحت جو چاہیں سوچیں اور جو چاہیں کریں
قبلہ رُخ ہوتا ہوا یاروں کا شکل اترنوں
ہم سمجھتے میں عزیزوں سے اسی کو بر نصیب
جب کہ ورث ہو دو نیں لف صحبت کیا رہے

مجھ کو کہتے ہیں کہ تیرا اتقا جاتا رہا
قادیاں اُن سے چھٹا اور میرا کیا جاتا رہا
ہائے افسوس ان کا کیسا رہنما جاتا رہا
یا الٰہی ان کا کیوں فہم و ذکا جاتا رہا
ہم میں آکر راہ دکھا کر با صفا جاتا رہا
ہم میں سے پر بعض کا کچھ حوصلہ جاتا رہا
نہ کہ گئے کچھ ہم سے اور عہد وفا جاتا رہا
وہ تعلق وہ غرض وہ مدعا جاتا رہا
اعتراض غیر کا ہم کو گلہ جاتا رہا
ہاتھ دکھلاتے ہیں کیا رنگ حنا جاتا رہا
ہو گئے دل انکے خالی دلربا جاتا رہا
راہ پر سمجھیں گے آئے جب رہا جاتا رہا
رو بدنیا ہو گئے قبلہ نما جاتا رہا
ہاتھ سے جس شخص کے عہد خدا جاتا رہا

قادیاں میں بیٹھتے تھے مل کے وہ اک وقت تھا
کیا ملے حامد وہ وقت خوشنما جاتا رہا

درس قرآن شریف کے نوٹ

حضرت مولانا مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کے درس قرآن شریف کے مکمل نوٹ دفتر فاروق میں موجود ہیں۔ قیمت چار روپے ٭

چمکار محمدی

یعنے سوانح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بزبان پنجابی منظوم تمام حالات پر مشتمل ہے۔ احباب منگوا لیں۔ اس میں مصنف کی امداد کا ثواب بھی ہے۔ قیمت ۴۰ر

(ملنے کا پتہ منشی جھنڈے خان بیدھالی ضلع گورداسپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دربار اولوالعزم

(۱۹ نومبر ۱۹۱۵ء)

گوپال داس کیشر نام ایک ویدانتی ساکن ضلع ہوشیار پور حضرت اقدس کی خدمت میں بخواہش زیارت مسجد اقصےٰ میں حاضر ہوا۔ اور بعد اظہار شوق زیارت اسنے کہا حضور سچائی کیا چیز ہے؟ آپنے فرمایا کہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہنا یعنے دنیا میں جو چیز ہے اس کو کہنا کہ ہے اور جو نہیں اسکو کہنا کہ نہیں سچائی ہے۔

پھر اسنے مذہب اور گیان کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا کہ مذہب اور گیان دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہیں مذہب کے بغیر گیان نہیں اور گیان مذہب سے الگ نہیں۔ اور وہ ہی مذہب سچا ہے جو خدا تک پہنچا دیتا ہے خدا کی معرفت کا نام گیان ہے۔ جب انسان کو گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ تو وہ الٹے راہ پر نہیں چلتا ہزارہا قسم کے گڑھوں کے گرنے سے بچ جاتا ہے اور گیان کے ملنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا کے قانونوں پر عمل کیا جائے جب تک اسکے احکام پر عمل نہ کیا جاوے تب تک گیان نہیں مل سکتا

گورنمنٹ نے بھی عہدے مقرر کئے ہیں اور ساتھ ہی قوانین اور احکام مقرر کر دیئے کہ جو شخص ہمارے احکاموں پر کاربند ہوگا۔ اسکو فلاں عہدہ ملیگا۔ اسی طرح خدا نے بھی احکام دیئے ہیں۔ کہ جو ان پر چلے گا۔ اسکو گیان اور انعام حاصل ہوگا۔ اور جو لوگ اُسکے احکاموں پر عمل پیرا نہیں ہوتے وہ لوگ نافرمان ہیں۔ اسکو وہ ہی لوگ پاتے ہیں جو اسکے مقرر کردہ اصولوں پر چلکر پاک ہوتے ہیں۔

فرمایا۔ کہ گیان کے بغیر انسان پاک نہیں ہوتا ہے اور گیان خدا کے احکاموں پر چلکر ملتا ہے اور اعلیٰ گیان یہ ہے کہ خدا اسکے ساتھ کلام کرے۔ غرضیکہ دونوں باتیں یعنے مذہب اور گیان ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ سوال کیا کہ حضور گیان کی کیا شکل ہے؟

فرمایا کہ گیان دل میں پیدا ہوتا ہے گیان خدا کی معرفت ہے خدا کی تمام صفات کا علم ہو جانا اور یہ جان لینا کہ خدا کیا چیز ہے یہ ایسی معرفت حاصل ہو کہ خدا نظر آجاوے۔ یعنی خدا تعالےٰ ایسا دل میں آجاوے جیسی کوئی چیز دیکھی ہوئی چیز ہوتی ہے۔ جس کو یہ معرفت حاصل ہوتی ہے وہ اسکی شکل بیان نہیں کر سکتا اور نہ دیکھنے والا اسکو بیان کر سکتا ہے اور اسکے متعلق رنگ و شکل کا سوال درست نہیں۔ البتہ تم یہ سوال کر سکتے ہو کہ جسکو گیان اور معرفت حاصل ہو اسکی کیا شناخت ہے۔ سو ہمارا دعویٰ ہے کہ معرفت الٰہی اور گیان اب کسی مذہب میں بجز اسلام کے نہیں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں معرفت یعنے گیان ہے اور کوئی دنیا کا مذہب نہیں جس میں معرفت صحیحہ ہو۔ پھر اسنے کہا کہ مسلمانوں میں کئی فرقے ہیں۔ آپنے فرمایا کہ جس مذہب پر میں ہوں میں اسکا ذمہ دار ہوں۔ میں اسکے متعلق ثبوت دونگا کہ اسمیں معرفت ہے اور ثابت کرونگا دوسروں سے کیا تعلق ہے؟

پھر فرمایا ہر ایک چیز کے لئے کوئی نشان ہوتا ہے جیسے کوئی انسان قوت حاصل کرتا ہے تو جن چیزوں سے حاصل کرتا ہے وہ قوت نہیں ہوتی مثلاً ڈنڈ یا ڈنبل یہ قوت نہیں۔ بلکہ ان کے ذریعے قوت حاصل ہوئی ہے ایسا ہی کوئی غمگین روتا ہے تو وہ آنسو جو اسکی آنکھوں سے نکلتے ہیں وہ غم نہیں بلکہ اسکے غمگین ہونے کی علامت اور نشانی ہے۔ اسی طرح مذہب کی تمام باتیں تقویٰ کے حاصل کرنیکے لئے ہوتی ہیں۔ پھر فرمایا کہ خدا کا گیان ختم ہونیوالا نہیں ہے۔ جس مرتبہ میں انسان ہوتا ہے اس مرتبہ سے آگے اسکو اور گیان کی ضرورت ہے۔

فتویٰ دربارہ انہدام مسجد

کتب فقہ میں یہ بحث کی ہے کہ جب کوئی مسجد ہو اور وہاں پر کوئی آبادی نہ رہی ہو۔ اور اسکی ضرورت نہ رہی ہو تو اسکا کیا حکم ہے؟ تو لکھا ہے کہ امام ابو یوسفؒ کا تو یہ مذہب ہے کہ وہ اب بھی مسجد ہے اور اصل مالک اسکو کسی اور کام میں نہیں لا سکتا۔

اور امام محمدؒ کا یہ مذہب ہے کہ اب وہ اصل مالک کی ملکیت میں لوٹ آئے گی اور اسکو اور مصرف میں لا سکتا ہے گرا سکتا ہے فروخت کر سکتا ہے اور اگر اصل مالک مر گیا ہو تو وہ وارثوں کی ملک ہو جائے گی۔

چنانچہ ہدایہ میں یہ لکھا ہے ولو خرب ما حول المسجد واستغنی عنہ یبقی مسجداً عند ابی یوسف رح لانہ اسقاط منہ ولا یعود الی ملکہ وعند محمد رح یعود الی ملک الباني او الی ورثتہ بعد موتہ لانہ عینہ لنوع قربۃ وقد انقطعت فصار کحصیر المسجد وحشیشہ اذا استغنی عنہ الا ان ابا یوسف رح یقول فی الحصیر والحشیش انہ ینقل الی مسجد اٰخر۔ فقہ میں تو دونوں قول موجود ہیں گو ترجیح پہلے ہی قول کو فقہاء نے دی ہے لیکن تضیع مال اور اشیاء کا بے فائدہ چھوڑ دینا یہ بھی بہت بُرا ہے پس جہاں فتنہ کا اندیشہ نہ ہو اور اسکے ضائع اور بیکار پڑے رہنے کا یقین ہو تو ایسی صورت میں یہی بہتر ہے کہ اسکی چیزوں اور قیمت سے دوسری مسجد کو امداد پہنچائی جاوے۔

کتبہ محمد سرور احمدی بحکم حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

تبدیلی عقائد کی ذمہ واری کس فریق پر ہے

ہم خدا کے فضل سے اگلے عقائد پر قائم ہیں چنانچہ منجملہ ہزارہا ثبوت کے ایک یہ بھی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کے حضور کئی دوست رسول اللہ کے خطاب سے خط لکھتے تھے اور آپنے ہرگز منع نہیں کیا کہ مجھ پر رسول اللہ کے لفظ کا اطلاق جائز نہیں کیونکہ باوجود غیر نبی ہونے کے پھر نبی کہلانا یا کسی کو رسول کہنے کی اجازت دینا ایک جرم عظیم ہے ذیل میں مولوی عبد الستار صاحب مہاجر کے ایک رقعہ کی نقل دیجاتی ہے جسپر حضرت اقدس کے تصدیقی دستخط موجود ہیں اور وہ یہ ہے۔

"بخدمت جناب حضرت اقدس مظہر حسن ازل و منبع جمال محمدی خلیفۃ اللہ و رسول اللہ سیدنا و مولٰنا مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ افضل الصلوٰۃ والبرکات" السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عرض بندۂ عاجز چنان است کہ پیش از عید بیمار بودم باز بیماری سخت اللہ تعالیٰ دور کرد۔ لیکن اندک تا ہنوز باقی است تجربہ کردہ ام کہ بیماری من بدوائی دور نمے شود و بہ دعائے مستجاب آں عالیجناب زود دور مے شود امید داریم کہ در حق ایں عاجز چنیں دعا بفرمائی کہ ہم امراض من خواہ جسدی باشد خواہ روحانی اللہ تعالیٰ از من دور کند و باز نیاید

فقط عارض عبد الستار افغان احمدی قادیان

جواب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ انشاء اللہ دعا خواہم کرد۔ مرزا غلام احمد عفا اللہ عنہ

مولٰنا عبد الکریم رضؓ کے دو خط

مسلمانوں کے لیڈر مولٰنا مغفور نے یہ خطوط بھائی سراج الدین صاحب سمبڑیالی کے جواب میں حضرت مسیح موعود کی ڈاک کے سلسلے میں لکھے ہیں جو نماز و جنازہ کے اختلافی مسائل کو حل کرنے والے ہیں (ایڈیٹر)

پہلا خط

السلام علیکم۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امام عدل اور حکم اور مطاع قرار دیا اور انہوں نے حکم دیا کہ کوئی احمدی دوسرے کے پیچھے نماز نہ پڑھے آپ اسمیں شک لاتے ہیں۔ حدیث کا منشا اور ہے۔ کیا مسیح موعود کے منکروں یا اس نور سے بے خبروں کے پیچھے احمدی کی نماز ہو سکتی ہے؟ توبہ کرو اور ایمان کو قوی رکھو۔ والسلام

دوسرا خط

السلام علیکم حضرت مسیح موعود کا قطعی حکم ہے کہ بغیر بیعت شدہ شخص کے کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے خدا نے اس امام کو حکم عدل نبی رسول بنا کر بھیجا ہے تعجب کی بات ہے کہ امام مان کر بھیر آپ کو حکم کے ماننے میں تردد رہتا ہے حدیث کا مطلب خاص ہے وہ ایک قوم کی طرف اشارہ کرتی ہے یہاں حضرت موعود علیہ السلام کی تکذیب یا عدم معرفت کی وجہ سے خدا نے ہماری قوم کو الگ کر دیا ہے اسی طرح خدا کا وعدہ پورا ہوگا جو فرمایا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا السلام۔ مولوی عبد الکریم قادیان ۱۲ جون ۱۹۱۲ء

اخبارات عالم

مسٹر محمد علی اور شوکت علی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر محمد علی اور مسٹر شوکت علی کو سردی کی وجہ سے لینسڈاؤن سے چھنڈواڑہ کو منتقل کر دیا گیا ہے ؛

نہر جہلم کا افتتاح۔ قرار پایا ہے کہ ہز اکسلنسی وائسرائے ۹ دسمبر کو بمقام منگلا نہر بالائی جہلم کا افتتاح فرمائینگے ؛

حاجیوں کے پہلے جہاز کی واپسی۔ میسرز ٹرنر مارین کا جہاز "کویت" ۶۵۷ حاجیوں کو لیکر ۱۶ ماہ حال کو جدہ سے بمبئی میں پہنچا۔

مدراس اجنبیوں کی واپسی۔ احاطہ مدراس کے قریباً ۱۵۰ اجنبی گذشتہ جمعرات کو مدراس سے اپنے اپنے ملک کو واپس بھیجے جانے والے تھے ؛

ڈھاکہ میں خانہ تلاشیاں۔ ڈھاکہ میں کئی خانہ تلاشیاں ہوئیں۔ آکھا پریس واقع محلہ پتوا ٹولی میں پولیس نے دو ریوالور ۳۰۰ سے زائد کارتوس۔ ۸۳ طلائی مہریں۔ دو طلائی کڑے۔ دو ہار۔ دو ڈنڈیاں برآمد کیں۔ ابونی ڈی مالکان مطبع میں سے ایک مالک ایک کمپوزیٹر اور ایک غیر شخص جو اسی مکان میں رہتا تھا۔ زیر حراست کر لئے گئے ؛

سٹیرو پیسز اکے قریب فرانسیسیوں نے بلغاریوں کا ایک حملہ پسپا کیا۔ کہتے ہیں کہ سروی مناستر کی جانب پسپا ہو رہے ہیں اور غیر مصافی آبادی نے مناستر کو خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔ بلغاری کہتے ہیں کہ ہم پر سٹیشن سے ۱۲ میل کے فاصلے پر ہیں ؛

مغربی رزمگاہ کی حالت عمومی میں کوئی تبدیلی ظہور میں نہیں آئی اطالوی کہتے ہیں کہ ہمنے از سر نو حملے شروع کئے ہیں۔ اور آسٹروی مورچوں پر جو سطح مرتفع کارسو پر واقع ہیں ہمیں نمایاں کامیابی ہوئی ہے۔ غنیم نے ویرونا۔ وسنزا۔ گراڈو اور اڈین پر ہوائی حملے کئے ؛

لنڈن ۲۰- نومبر۔ برطانیہ اور روس کی خواہشوں کی تکمیل کیلئے گورنمنٹ ایران حتی الامکان کوشش کر رہی ہے۔ چنانچہ اس نے بازاروں میں محرم کے جلوس نکالنے کی ممانعت کر دی ہے۔ جو آسٹروی قفقاز سے ایران میں بھاگ آئے تھے۔ انہیں نظر بند کر لیا ہے۔ ازرد دل (ایلاف کے سفارتخانوں کو گارڈ بہم پہنچائی ہیں ؛

لارڈ کچنر ایتھنز میں۔ لنڈن ۲۱ نومبر۔ لارڈ کچنر آج یہاں پہنچکر شاہ کنسٹنٹائن سے ملاقی ہوئے۔ پھر لارڈ کچنر کسی نامعلوم مقام کیطرف روانہ ہو گئے ؛

آسٹریا کے ہوائی جہاز کا حملہ۔ آسٹریا کے ہوائی جہازوں نے مقامات ویرون ویسنزا گراڈو اور اوڈین پر ۸ نومبر کو بم گرائے

لارڈ ڈربی اور مسٹر ایسکوتھ کی باہمی خط و کتابت شائع کی گئی ہے مسٹر ایسکوتھ لکھتے ہیں کہ ناکتخدا لوگ پہلے طلب کئے جائینگے۔ اور اگر سامان حرب تیار کرنے والے کاریگروں اور دیگر ایسے اشخاص کے علاوہ جنہیں مقامی پنچایتوں نے مستثنیٰ قرار دیا ہے ایسے نوجوانوں کی معتد بہ تعداد باقی ہو جو اپنی مرضی سے رنگروٹوں میں بھرتی نہ ہونا چاہیں تو دو صورتیں ہونگی یا تو متاہل لوگ فوجی خدمت سے آزاد کر دئے جائینگے یا پارلیمنٹ مسودہ پاس کر کے نوجوانوں کو فوجی خدمات کے لئے مجبور کریگی۔ اگر پارلیمنٹ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا تو متاہل لوگوں کو خود بخود نجات مل جائے گی ؛

پیرس کی سرکاری اطلاع :- لنڈن ۱۲ نومبر۔ فرانسیسی توپخانہ نہایت موثر اور مجتمع گولہ باری کرتا رہا۔ کئی مقامات جرمنوں کے دفاعی مورچے تباہ ہوتے دیکھے گئے ؛

روما کی سرکاری اطلاع :- لنڈن ۲۱ نومبر۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ اسانزو کے محاذ پر جنگ شدت سے جاری رہی۔ اطالویوں نے وادی فونڈو میں دفاعی مورچوں کو سر کر لیا۔ اسٹرویوں نے کارڈ پودل میں کولڈ پلانا کی چوٹی پر دوبارہ قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن انہیں نہایت سخت نقصان پڑا۔ غنیم بے ترتیبی سے بھاگا اور اسلحہ چھوڑ گیا ؛

انگلستان میں سامان حرب کی ساخت :- لنڈن ۲۱ نومبر۔ ۱۰ لاکھ عورتیں اور مرد بیشمار کارخانوں میں کام کر رہے ہیں جن کا سریع قیام اور فوری توسیع فن انجینری کا قابل یادگار کارنامہ ہے مثلاً لیڈز میں ۵۰۰ کارخانجات سامان حرب ہیں۔ حالانکہ آغاز جنگ میں کوئی نہ تھا۔ ایک اور مقام پر انگلستان میں اسلحہ سازی کے ایک کارخانہ میں ۶۰ ہزار کاریگر ملازم ہیں۔ اب سکاٹ لینڈ میں ایک جدید کارخانہ زیر تعمیر ہے جو ۱۲۰۰ ایکڑ پر حاوی ہے اس میں ۱۱ میل ٹرالی (ٹھیلے) کی ریل کی پٹریاں بچھی ہوئی ہیں اور کارخانہ کو گرم رکھنے کے لئے ۲۲ میل لمبی گیس کی نالیاں لگائی گئی ہیں۔ اسکی تعمیر کو شروع ہوئے کل ۹ ہفتے کا عرصہ گذرا ہے ملک کے قابل ترین انجنیر بلا تنخواہ کارخانوں کا اہتمام کر رہے ہیں ؛

مدراس ۲۰- نومبر۔ باشندگان مدراس کا ایک جلسہ آج وکٹوریا پبلک ہال میں منعقد ہوا۔ مقصود یہ تھا کہ مدراس میڈیکل کونسل نے جو ڈاکٹر مسٹر سوامی آئیر کا نام ایک خیراتی آنریری ڈگری کے شفاخانہ کا منتظم ہونے کی وجہ سے میڈیکل رجسٹر سے خارج کر دیا ہے اس سے ہندوستان کی دیسی طبوں پر ایک الزام عائد ہوتا ہے چنانچہ اسکے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جائے۔ اور گورنمنٹ کی خدمت محضر نامہ بھیجنے کے متعلق ضروری تجاویز سوچی جائیں ؛

درہ بابونا خالی کر دیا گیا۔ یونان سے آئے ہوئے اطالوی مراسلے مظہر ہیں کہ سرویوں نے درہ بابونا کو جسپر وہ ۵۰۰ ہزار بلغاریوں کے مقابلہ میں ۱۶ روز تک جم کر لڑتے رہے۔ توپخانہ یا قیدیوں کا نقصان اٹھائے بغیر خالی کر دیا۔ بلغاریوں کو مدافعین سے بھی زیادہ نقصان اٹھانا پڑا جن کی تعداد ۵ ہزار تھی۔

ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ قدیم سرویا کی تمام آبادی بوریا بستر اٹھا کر یونانی سرحد کی طرف بھاگ رہی ہے۔ انہیں اندیشہ ہے کہ بلغاری کو میتاجی جو اس وقت شہر میں موجود ہیں ان کا قتل عام نہ شروع کر دیں ؛

علی گڈھ ۲۰- نومبر۔ محرم کا عشرہ تھا۔ تعزیوں کے بارے میں کچھ فساد ہو گیا ؛

مطبوعات حیدر آباد۔ ریاست حیدر آباد، سنہ ۱۳۲۳ ہجری فصلی میں کل ۲۲۶ کتب شائع ہوئیں۔ قانونی ۳۴۔ مذہبی و اخلاقی ۶۲ تاریخی ۱۷۔ نظم اور ڈراما ۲۵۔ قصہ جات و ناول ۵۔ متفرق ۳۷ منجملہ ۲۲۶ کتب کے ۱۶۳ کتب بزبان اردو شائع ہوئی ہیں۔ اور ۱۳ کتب عربی۔ ۳۔ انگریزی زبان میں چھاپی گئی ہیں ؛

پیرس میں وزراء کی ملاقاتیں۔ لنڈن ۱۷- نومبر۔ برطانیہ کی مجلس وزارت کے چار ارکان نے جو پیرس تشریف لیگئے ہیں۔ جنرل جوفرے سے مکالمہ کیا ؛

لنڈن ۱۷- نومبر۔ شاہی ڈاک کا جہاز پمبروکیشائر لاس پالماس کے جنوب میں ساحل پر چڑھ گیا ہے ؛

انگلستان سے باہر جانیکی ممانعت :- لنڈن ۱۸- نومبر۔ دیوان عام میں سر جان سمن نے بیان کیا کہ ایک حکمنامہ کونسل زیر ترتیب ہے جسکے رو سے فوج میں بھرتی ہونیوالی عمر کی برطانی رعایا کے افراد کو بلا اجازت ملک سے باہر نہ جا سکیں گے ؛

طاعونی اموات۔ ہفتہ مختتمہ ۱۳ نومبر کے اندر کل ہندوستانین ۳۲۳۱ طاعونی اموات وقوع میں آئیں۔ احاطہ بمبئی و سندھ ۱۷۴۱ پنجاب ۳۸۔ حیدر آباد ۴۱۴ ؛

فنانشل کمشنر پنجاب سر ڈبلیو فنٹن کے آئندہ جنوری میں رخصت پر جانیکے بعد مسٹر فاگن کمشنر جالندھر پنجاب کے قائم مقام کمشنر مقرر ہوئے ؛

وائسرائے کا استقبال۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہوس لاہور میں ۱۱ دسمبر کو وائسرائے کے استقبال کا جو جلسہ منعقد ہوگا۔ اس میں ۱۵۰ سے زائد پنشنخوار ... ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(باہتمام شیخ عبد الرحمان صاحب پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں میر قاسم علی پروپرائیٹر و پبلشر کے لئے چھپکر شائع ہوا)